

جسٹریڈ ایل نمبر ۱۸۵۵

بیادگار اعلیٰ حضرت زید العافین جامع الشریعت والفقہ لایزال الشیخ المشائخ مولانا محمد ابراہیم

بگونی نور اللہ مرقدہ جاری کیا گیا

بسرپستی و نگرانی حضرت زید العافین امام السالکین محمد دم العالم مولانا

الحاج الحافظ ضیاء الملتہ الدین خواجہ محمد ضیاء الدین ادام ظلہم علیہ السلام

مسند سیال شریف

عرس نمبر

بموقعہ عرس مبارک حضرت شمس العافین محبوب العالمین خواجہ شمس الدین بگونی قدس سرہ العزیز

# شمس السلام

ماہواری رسالہ

جلد ۱ باب ۱ ماہ صفر المظفر ۱۳۴۴ ھ بمطابق ستمبر ۱۹۲۵ ھ نمبر ۳

جو ہر انگریزی ماہ کی ۱۵ تاریخ سرگودھا پنجاب سے شائع ہوتا ہے مدیر عبدالغفور

چند سالانہ معاونین دروہ سے صدر عوام الناس سے

طلباء مدارس سے علم ہندوستانی پی ۲ تا پی ۵ تک ہوگا

انٹریٹس سرگودھا ملاک من تمام شیخ عبدالعزیز شمس

تَرَکِ نوخیزِ دل آراے سیالانِ مددے

لمعۂ مطلعِ الوارِ حسیناں مددے

شبِ تارا است درِ دئی الفت در پیش

جلوہِ حُسنِ ضیائے رُخِ جانانِ مددے

دورِ مازِ ایلائے مقصود و شبِ تیرہ و تنگ

اخترِ سوخته قیسیں بیابانِ مددے

دستگیرِ تو می شمسِ بخوانِ ایسے بخود

شمسِ حق شمسِ جہاںِ فخرِ سلیمانِ مددے

غلامِ دستگیرِ خانِ صاحبِ بیخودِ جانِ مددے



# فہرست مضامین سالہ شمس الاسلام

۱	دعویٰ نمبر۔ محبوب العالمین شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین قدس سرہ العزیز
۲	دیگر - دیگر
۳	تاریخ وصال
۴	ملفوظات و کلمات طیبات خواجہ شمس العارفین مولوی سید سید العزیز
	(منقول از مرآۃ العاشقین)
۵	اعراس اولیاء اللہ
۶	محبوب سیال کی خدمت میں منظوم عریضہ (از غلام دستگیر خان صاحب بخود)
۷	چالیس سوالات اور ان کے جوابات (از حضرت قبلہ عالم سجادہ نشین صاحب سیال شریف)
۸	اصول طریقت - (ترجمہ مولوی محمد حیات صاحب نشی فاضل جامی)
۹	ساقیا مجھ کو بھی دے جام چھلکتا کوئی
۱۰	حلولہ نور
۱۱	تلاسیفہ یورپ کی اقوال اور حقانیت اسلام
	(ڈاکٹر ایچ مارکس بی۔ ایچ جی ڈی برلن کے قلم سے)
۱۲	فلسفہ قوانین اسلام (ایک انگریز پروفیسر کے قلم سے)
۱۳	ہجرت حبشہ
۱۴	قصہ حضرت زبیب
۱۵	مقدس تاریخ کا انتخاب (ترجمہ مولوی محمد حیات صاحب نشی فاضل)
	(ایڈیٹر شریں سکول جامی)

عزیز نمبر

بیت العالمین شمس العارفین حضرت خوجا شمس الدین قدس سرہ العزیز

کعبہ اصحاب عالی منزلت	قبیلہ ارباب علم معرفت
مقتدائے صالحین و عارفین	پیشوایے سالکین و کاملین
صامی دین محمد مصطفیٰ	منظر علم علی المرتضیٰ
خواجہ دوران حضرت شمس دین	قدوسہ و درگاہ رب العالمین
عش بیابان وصال مستطاب	لود میلادش چرخ آفتاب
صرف گردش درضای کردگار	بدخوبہ عمر اس والی تبار

دیگر

خلق عظیم دست چہ گویم محضال او	غریب پرور عاجز نواز بود
شمس منیر کفوردینی فصالح او	شش بجانہ بود تولد چہ آخرت

دیگر

وفات آن شیخ عرفا فی ربہ منظوریدانی	رب توخوانی سنین عمرش بدیع دانی
------------------------------------	--------------------------------

تاریخ سال

منزلت سحر ۲۲ ماہ صفر



# ملفوظات کلمات طیبات نوحہ شمس العارفین سید ابوبکر فیضی

(منقول از مرآۃ العارفین)

فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید و دیگر کتب عبادی میں ہم لفظ اسی کو بھیجے ہوئے ہیں یہ لفظ تین معنی رکھتا ہے۔ ایک یہ کہ چنانچہ کائناتی سے نہ کیسا ہو چکا پھر آپ یہ حقے۔ دوسرے یہ کہ عرب ہر چیز کی اصل کو ام کہتے ہیں چنانچہ کہ ام القری کہتے ہیں کہ اصل کا شہر و آبادیوں کا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصل تمام موجودات و مخلوقات کے ہیں چنانچہ شیخ سعدی میں بیعت تو اصل وجود آمدی از نشت۔ و اگر سرچہ موجود شد از نشت۔

ایسا ہی حدیث میں آیا ہے کل الخلاق من لوری و نامن نور اللہ۔ تیسری نسبت بطور ام القری کہ ہے یعنی مکی تھے۔ ایک روز میر بیت حضرت خواجہ حافظ احمد اللہ فرمائی۔ بیٹے ۷۰ سالہ و محشوق بہتر وہ سالہ۔ ہمیں بس است مرا صحبت صغیر و کبیر۔

چیز وہ سالہ سے مراد با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باعتبار شب معراج سے دو سالہ قرآن مجید سے باعتبار بار اول لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا۔ اور دوسری مرتبہ اکتیا است یا سورت ہر موافق مصلحت بندگان نازل ہوا۔ فرمایا جو کوی کہہ گناہ کر کے توبہ کرے خدا تعالیٰ اسے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ مگر ان حضرت کی شان میں کوئی کلمہ بے ادبی کا نکالے وہ نہیں بخشا جیسے محمدؐ نہ بخشد گناہ کا رحق را۔ وے حق نہ بخند خطائے محمدؐ

اسی طرح کا قول کیا ہے۔ با خدا دیوانہ باش و با محمد جوشد ابد و فنا کہ مصنف مفاد العجا و شرع گلشن را از کے حضرت سید محمد غیاث نور بخش نام تھے۔ ساتھ ہی اسکے یہ بھی فرمایا کہ ایسے علو بہت سادات سے ہوتے ہیں کہ جس کا میں مشغول ہوں کمال کو پہنچا دیتے ہیں ان کا نصیحت معلوم ہوتا ہے کہ علم تو حید میں درجہ کمال رکھتے تھے۔ فرمایا اصول دین چار ہیں۔ اول حدیث۔ دنیاس مجتہد۔ واجماع امت علماء امت۔ ایضا طیب اللہ و اضیو الرسول و اولی الامر منکم کو فرض کیجئے اور اولی الامر سے مراد صلحا و انقیاد کہتے ہیں۔ بادشاہ و دیوانہ مردان خدا میں کہ تمام امور و فیروان انکی ہیں بادشاہ ظاہری کے کہ با خود دنیا مشغول ہوتا ہے چنانچہ اسی محل میں یہ حکایت فرمائی ایک روز اوزانک جب بھیجا کہ سعد اللہ خان کو میانبر صبا کی خدمت میں آنا اتفاقاً میانبر صبا فوت ہوا کہ میری بوسے جو میں کال ہے غی عدم عرض کی کہ

آپ نے کچھ التفات نہیں کیا تو اب سجد اللہ شاں سے عرض کی کہ تعظیم بادشاہ واجب  
 رہا یا محبت بات ہے کہ رزق خدا تعالیٰ کا لٹاؤں اور کل حاجتیں اسی سے طلب کروں  
 دوسرے کی طرف التفات کروں۔ فرمایا فرقہ رد انفس و غیر مقلد افعال و اقوال پسینے  
 مطابق نص وہ ریت گتے ہیں۔ لیکن یہ زعم الکا باطل ہے کیونکہ یہ دونوں فرقہ قیاس  
 بین و اجماع امت سے منکر ہیں۔ اُنکے حق میں طعن کرتے ہیں اسی موقع پر یہ بھی  
 کہ جب کوئی شخص عالمان و مفتیان دین سے واسطے تحقیق مسئلہ شریعت حضور میں  
 تو نسوی رحمۃ اللہ علیہ آتا۔ فرمے عمل ہم درویشوں کا با حدیث صحیحہ عین مطلوب ہے  
 غرض کہ معرفت حدیث و طریقہ استنباط مسائل کما حقہ نہیں جانتے اُن پر عمل بالحدیث  
 میں ہے انکو لازم ہے کہ تحقیق مسئلہ کتب فقہ حنفیہ سے کریں کس لئے کہ استنباط  
 اُن کا آیت و حدیث سے اور مطابق دونوں کے ہے ذکر در باب فضیلت  
 یہ علم کے فرمایا اکثر مردمان باوجود تحصیل علم قرب حق تعالیٰ سے محروم ہوتے ہیں  
 سہ کہ اصل علوم کی حسن اعتقاد ہے پس طالب صادق کو چاہیے کہ حسن اعتقاد کے  
 کرنے میں سعی بلیغ کرے و اطاعت شیخ میں اپنے ظاہر و باطن کو مشغول رکھے۔ تاکہ  
 ماننے کو ناگوں علم اسکو عطا کرے چنانچہ مولوی معنوی فرماتے ہیں بیت چوں کہی  
 ت بخوانی بیک کتیب۔ علمہائے نادرہ یابی ز حبیب

اصل سلوک کی اعتقاد ہے اور یہ بیت زبان مبارک سے فرمائی بیت

در کار خانہ عشق از کفر ناگزیر است آتش کربسوزد گرد بولہب نباشد

مطلع صوفیوں میں اعتقاد پختہ ہے کہ ہرگز تشکیک مشکک زائل نہیں ہوتا و مراد آتش  
 ب و شدہ لید دنیا اور مراد بولہب سے عاشقان حقیقی ہیں کہ عمل ایذا کرتے ہیں امام  
 وار نے عرض کی کیا عشق باشغال و اذکار حاصل نہیں ہوتا فرمایا یہ برکت اشتغال سے  
 ت نفسانی و وسوسہ شیطانی دور ہوتے ہیں لیکن حصول عشق محض اس کی کوئی ہے فلک  
 اللہ یہ تیر میں بشار۔ کسی سے عرض کی کہ واسطہ حصول علم و ترقی فہم کے چہ فرمائیے ارشاد  
 بعد از غار مجرب ایک شود نعمہ عالم عظیم عظمیٰ کہہ کر کہو اسے خداوند کریم بحرمت اس اس کے مجھ کو  
 سب کر سید اللہ بخش ہے بے محل گفتگو و تشویش کے عرض کی کہ جس حالت میں رہا اور

ایسا ہی ہے کہ مبداءے تمام کاموں کا اس کی قدرت کے ہاتھ میں ہے اور یہ مصرع  
زبان پر لائے مصرع

کچھ دوش نہیں ہانگی یاد توں جی نکلی آپ نون پی روئیاں میں  
یعنی جو کچھ تقدیر میں لکھا گیا وہی مشیت مہارادہ حق تعالیٰ نے ظہور میں آتا ہے لیکن  
چاہئے کہ کار خیر کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرے اور کار ہر کو اپنی طرف سے  
تعالیٰ ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سئۃ فمن نفسک پھر سیدہ  
عزیز کیا کہ جب مبداء عام امور غیر و شر کا وہ ہے تو فرق درمیان یہ ہے کہ صوفیہ کیا  
جبر یہ قائل تعدد ہوتے ہیں اور صوفیہ قائل وحدت اور نہ سرے یہ کہ جبر و ادا  
میں نسبت ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا کیا چارہ ہے جو کہہ کرتا ہے  
اور صوفیہ اطاعت اخذ تعالیٰ میں متوجہ و چارہ کہتے ہیں اور امر محبوب حق  
دارین سمجھتے ہیں اسی موقع پر مولوی معظم الدین نے عرض کی کہ جبر یہ ظہر مفضل  
ہیں آپ نے فرمایا آخر سلسلہ ہر دو اسم کا باسم و احادیث یہ ہے پس فی الحقیقت  
حق ہے اعتبار مرتبہ احدیت کے اور وہ حق ہیں باعتبار و احادیث کے۔ فرمایا  
مشوئی کو مطالعہ میں لکھا حاصل مطلب ہر کشش دفتر کا اطاعت شیخ کو سننے جانا  
اطاعت شیخ درست کی تمام منازل و مراتب سلوک کے اسکو حاصل ہو گئے کیوں  
کی خود عین اطاعت خدا اور رسول کی ہے چنانچہ کہی جڑ کہ کا قول ہے  
چو کہ ذات پر را کردی قبول و ہم خدا اور ذاتی آمد ہم  
گر جہد اپنی نذوق تو خواجہ سید را گم کنی ہم مہن و ہم و ہوا چپ  
فرمایا نماز کی دو قسمیں ہیں ایک صوری و دوسری معنوی۔ نماز صوری حسب  
پیشہ ایتاداد بجا لائے و معنوی وہ ہے کہ ماسوائے اللہ سے ترک  
حق تعالیٰ متوجہ ہووے۔ بعد ازاں فرمایا ذکر حق بھی بمنزلہ نماز کے ہے کہ  
ایو حق ہے اور ارکان نماز کے تین قسم کے ہیں۔ قوی۔ فعلی۔ قلبی ہیں قوی مثلاً  
مثل قیام و رکوع و سجود وغیرہ جمع حرکات اور قلبی مثل حضور دل یعنی سب ماسوا

اہمیت

طالب حق را دل حاضر دین

نذوق طاعت بحضور دل نماید

عیسا کے بدوں حضور قلب نماز جاری نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ لا ھلولہ الا بحضور  
 نبیؐ اس حدیث کے چند وجوہ سے کہتے ہیں یعنی نزد بعض کامل ثواب نماز بدوں حضور حاصل  
 اور نزدیک بعض بوقت نیت نماز حضور شرط ہے اور نزد بعض کچھ حضور بہر گز جاری نہیں ہے  
 پر عمل کو نہیں بلکہ حکم الدین پر لے آیا فرمایا ارادہ نماز سے پہلے قوالوں کو بلا کہ کچھ سختی  
 حضور دل درست کر کے تمام کرتے تھے۔ سید اکرام شاہ ساکن پہلو کے نے عرض کی اگر سید  
 از قضا ہو جائے تو اسکے قضا کتب فقہی ثابت ہے۔ مگر وہ کو نہ اعلیٰ ہے۔ اگر فوت ہو جائے  
 ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جو نفس غفلت کے ساتھ گزرے تحقیق تلافی اس کی محال ہے۔ گفتگو  
 سید محمد سعید مولف مرآۃ العاشقین نے عرض کی معنی دل بدست اور کمرچ اکبر است کی  
 فرمایا مراد دل بدست اور دن سو وہ ہے۔ کہ حب ماسوا اللہ دل سے باہر کرے۔ اور ہر وقت  
 رہے۔ فرمایا ذکر یا اس الفاس مل تمام وظیفہ نکا ہے۔ سالک کو چاہیے کہ اس کو شش  
 تک کہ دل اسکا ذکر ہو جاوے فرمایا جو شخص باستعمال خوشبو و حضور دل جگہ پاک پر  
 پڑھے۔ روح مبارک آنحضرت صلی علیہ وسلم کی طرف اس شخص کے متوجہ ہوتی ہے۔ اور اپنے کانوں  
 قبول فرماتے ہیں اور جو شخص بدوں ان شرائط کے پڑھتا ہے اس کو وہ فرشتہ  
 سے دو فرشتے کے ہر موس کی پیشانی پر موکل ہے وہ درود و زمرہ جامہ لائیں  
 اور میں ڈال کر خدمت میں حضرت عبداللہ بن مسعود پہنچاتا ہے۔ پھر وہ حضرت  
 میں جناب رسالت مآب صلی علیہ وسلم حاضر ہو کر کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ فلان بن فلان  
 ان اس قدر درود شریف آپ کے اوپر پڑھی ہے۔ شرمایا درود مستغاث  
 میں ہر گز نہ پڑھنی چاہیے۔ مگر بسواری اسب وغیرہ فرمایا دین چیر  
 دریا ت سے ہیں۔ ۱۰ ذن۔ وریا صنت سلوک سوائے ان دونوں  
 میں پہنچنا غرما دادا سکتے دفع بیماری و علی مشکلات کے آئینہ اپنے  
 وہ قدم کرے اور دعا مانگے انشاء اللہ حاصل ہو گا۔ مولف مرآۃ العاشقین  
 اس شخص کو کس طرح پڑھنا چاہیے۔ فرمایا ایک درویش خواجہ  
 طرح پڑھتا ہوں یا شیخ محمد سلیمان سیٹھ اللہ ایک وقت امام بخش  
 مصر پڑھ کر۔ اسے طرح سحر عشق نامہ پڑھانے کا ہوند میں مرغ سحر



اہل اللہ کے وہ شخص ہر ایک ہے۔ جو شب و روز یاد خدا میں مشغول ہے۔  
 مجذوب و مجذوب سالک میں فرمایا مثال سالک مجذوب کی یہ ہے  
 شخص براہ بیت اللہ شریف منزل بمنزل قطع کر کے پہنچے اور  
 سالک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بزرگ کسی کو کہے کہ آگے بند کرو اور پھر  
 اُس وقت وہ شخص بیت اللہ میں اپنے تئیں دیکھے۔ پس سالک مجذوب  
 احکام شرعی کو جانے اور ہدایت کرنے و مجذوب سالک محض مجذوب  
 مستغرق رہے۔ فرمایا وظیفہ مستغاث عشرہ منقول ہے کہ حضرت ابراہیم  
 حضرت علیہ السلام سے پہنچا تھا۔ لیکن اخیر دعا مستغاث عشرہ کے اللهم المہدی  
 سلسلوں میں نہیں پڑھتے۔ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الہی کو وہ  
 نے خواب میں ارشاد کیا تھا۔ اسلئے خواجگان چشت مریدوں نے اپنے گوارشاد  
 چھ دفعہ پڑھنے کے لئے کرتے ہیں۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ جو چیز چھ  
 اس کے لئے کچھ فرمادیں۔ فرمایا آیت یا نبی ان تک مشغال جتہ بالطفیف خبر کیا  
 اور یا لطیف ایک سو انیس بار پڑھے۔ ایک شخص حجازی کو فرمایا۔ روزمرہ سا  
 دفعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا رہے۔ بنا بر رفع لہو اسیر فرمایا دو رکعت  
 اول رکعت میں الم تشریح اور دوسری میں سورہ فیل پڑھے۔ اور دوسری  
 رکعت میں الم تشریح دوسری میں والتین اور تیسری میں اخلاص پڑھے  
 کرے۔ واسطے وضع فرض و سلب ایمان و خذلان دارین کے بعد نما  
 یا وہاب پڑھتے رہیں۔ فرمایا ایک روز مولوی دادار بخش نے محمد علی شاہ  
 سے دریافت کیا کہ درمیان مولانا فقہ الدین و خواجہ سلیمان  
 ازہر سے منازل فقہ کیا فرق ہے۔ سید موصوف نے فرمایا کہ  
 جو کار کرتے توجہ سے کرتے تھے۔ اور حضرت توشہوی صاحب اس  
 الباس استہزاکرے تھے۔ چنانچہ ایک روز گردنواں کے  
 نے شکایت کثرت بلع و نقصان آپ سے کی فرمایا دلشاد  
 کو کہو دعا کہ ہم دول شاد نام خستہ حال حضرت کی بہت  
 سے رہتا تھا اول شاد کہہ کے بعد ہی حال خستہ ہوا پھر فرمایا

حیرت بربساں مساک، بار بار اس مرتبہ کے ہونے۔ فرمایا مساکات فلاں چشتیانی  
گندہ ہوا و چنانچہ ایسا ہی کیا اور بار بار سبے اندازہ ہونے سے لوگ تنگ آ گئے عرض  
یا چونی مساکات کہو اور چوٹی کھولنے کی دیر بختی کہ بار بار تنہا ہو گئی۔ ذکر رحمت الہی آیا  
مردان مرتب کیا یہ کو اسے فضل سے داخل بہشت کرتا ہے۔ فرمایا عبادت پر غور  
پیکر جس کسی کو عطا ہے الہی دامگیری ہو جاتی ہے سب گناہ اس کے حسنات کے ساتھ بدل  
یا اور یہ مصرعہ ارشاد کا مصرعہ پنجابی

ہاگ ہاگ دیاندی ہتی ہاگ نہیں یک متیل کہہ بہمانی فی

رض کی کہ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدار قرب حق نہ دادر۔ دت پر نہیں پھر کیوں  
ایں جو اب فرمایا عبادت شرط عقل و سزاوار عبودیت ہے اس کے ادائے میں  
بے عطا فضل اوسکے جس کو چاہے دیوے قولہ ذالک فضل اللہ الخ غلام حسین  
عرض کی کہ اذکار و اشغال سے حضور دل حاصل نہیں ہوتا اور لذت نہیں آتی  
مادریں کہ جس سے ذوق عبادت و حقد و ردل حاصل ہو فرمایا سالک کو چاہیے کہ  
ولی میں سرگرم رہے حضور ہو یا نہ ہو راہ شق میں طلب شرط ہو اور یہ بات زبان مبارک پر لا  
ر نشانیدہ دورست راہ بردن شرط یاریست در طلبہ ہر مردن

یا بے عرض کی کچھ مراقبات سے ارشاد ہووے فرمایا مراقبہ اللہ ناظر فی اللہ  
مراقبہ اللہ ناظر فی اللہ کے وقت جائے کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر دامن میں ناظر ہے قولہ  
ام بان اللہیری اور اسی طرح مراقبہ اللہ معی میں سمجھے کہ خدا تعالیٰ سب حال  
سے ساتھ ہے وہو علمہا کنتہ فرمایا مرتبہ صبر سخاوت سے بالا تر ہے اور درجہ  
رکھا نیسے اولی ہے جہان صابران پہونچے اہل سخاوت و ان سے خبردار نہیں  
فاقہ مشرف ہوتے ہیں تو نگر کو امکی بوتک نہیں پہونچتی۔ چنانچہ کہا ہے  
بزرگان شہیدہ ام بسیار صبر و ریش بد بیدل غنی

سیلعت احسان میں ذکر آیا فرمایا کہ ایک وقت جو ش میں حضرت رسول صلعم  
عائشہ صدیقہ کو فرمایا چاہو جو کچھ نشی سے۔ عرض کی کہ جو راضی تعالیٰ  
مران میں آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اوماس کے اظہار سے منع کیا ہے اس سے

# اعراس ولیا اللہ

بزرگان دین کے ایام وفات پر جمع ہو کر فاتحہ خوانی و ایصال صواب کو عام طور  
 عرس کہا جاتا ہے عوام الناس ایسے موقعوں پر بدعتوں میں پڑ کر مقصد عرس کو فوراً  
 کر دیتے ہیں اور دنیا کے لالچ میں اندھے ہو کر بعض مزارات کے مجاور طرح طرح کی نجی  
 جاری کر دیتے ہیں جس سے بجائے تو ان کے مخلوق کے لئے اس میں شمولیت یا عث مذاب  
 جاتی ہے۔ اور ایسے عرس ہمارے ملک میں ملے کہلاتے ہیں میلوں پر بڑائیوں کو دیکھ کر کئی  
 واسے اور نیم جاہل اشخاص عرسوں میں شمولیت کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ اور عرس کو بھی  
 سید کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ مفسد اور خرابیوں کے اندر اد کیلئے سجد و جہد کرنا نہایت ضروری ہے  
 مگر عرس کی حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے عرسوں سے صحیح فائدہ حاصل نہ کرنا ہماری عقلیت کا نتیجہ  
 مثال جہرہ ایک دفعہ یاران درہقت کا ہزاروں کی تعدادیں بغیر کسی خاص دعوت یا انتظام کے  
 ایک جگہ جمع ہوتا اور پھر قال اللہ وقال الرسول کی آواز کا گانوں میں پڑتا۔ نیز ایسے موقع  
 ہر عالمی دل و صاحب حال بزرگوں سے عوام الناس کا استغیض ہونا کئی اسلامی کافر نوس  
 سزاوہ مشیر ہو سکتا ہے۔ عرس سے لڑتے والے اپنے دلوں میں ایک ایسا اثر کر جاتے ہیں  
 جس سے وہ کئی ماہ تک حفا اٹھاتے ہیں۔ مگر ایسے میلے میں شمولیت جہاں ظوا الفوی کا جمع ہو  
 ضائق و فحاش جمع ہوں۔ فقال اللہ وقال الرسول کے بجائے فحش غزلیات گائی جارہی ہوں  
 بے شک محنت خرچ ہے۔ اور عوام الناس کو ایسی جگہ جانے سے روکنا برسلوں کے لحاظ  
 سے۔ اور اکابر قوم کو پچیس لکھ روپے میلوں کو صحیح طور پر مستعدی پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ  
 ان حکومت میں شرعی حدود جاری نہیں ہو سکتے۔ لہذا علماء و مسلمانوں سے کرامتوں سے  
 منع و احتیاط اللہ الحق کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ امر یا معروف و نہی عن المنکر پر مسلم برادرین  
 کے اگر اس شخص کو سب لوگ عیسوی کر کے اس پر تل کر ہیں تو وہ عیسوی ہو کر خدا کو سبھی  
 سے ہاتھ ملے اس ایسے مطلق میں نہیں۔ شاہ شمس کا میر جہاں شاہ بلوچیت کے  
 ہونے و ہر ایک ایک میلہ برہمن میں لگاتے سے۔ شاہ شمس کی جہاں بلوچیت  
 اور میر جہاں سے۔ شاہ شمس کی جہاں بلوچیت سے۔ شاہ شمس کی جہاں بلوچیت سے۔

یہ طریق ایصالِ ثواب کے اسی قاعدہ پر مبنی ہے اور مسلمانوں کے فیصلہ میں تحریر فرما کر  
 حاضر میں خود اس میں سے کچھ مکتومۃ العروہ میں یعنی بندہ مصلح کے  
 نام کے کہ عروہ میں صریح آرام کر کیونکہ مقبولانِ الہی کے حق میں وصال محبوب حقیقی کی اس  
 قدر کون عروہ میں ہوگی چنانچہ ایصالِ ثواب پر درجہ اللہوات مستحسن ہے خصوصاً جو نیکو  
 فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں ان کا زیادہ حصہ ہے اور دوسرے پر بھائیوں سے  
 سبب از ویاد محبت و خزانہ برکات مقصود و ایجاد در رسم عرس سے یہ تھا کہ سب سلسلے  
 لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جاویں باہم طاقات بھی ہو جاوے اور صاحبِ قبر کی روح کو  
 و طعام کا ثواب بھی پہنچایا جاوے۔ یہ مصلحت ہے تبیینِ یوم میں رہا خاص پوچھا  
 فرما کر اس میں اسرارِ مخفیہ ہیں۔ اور ان کا اظہار ضرور نہیں مشربِ فقیر اس امر میں یہ  
 کہ ہر سال اپنے پیروں و مرشد کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب کرتا ہوں۔ اعلیٰ قرآنِ مجید  
 ہے اور گاہ گاہ اگر وقت میں وسعت ہوئی مولد پڑھاتا ہے۔ پھر حاضر کھانا کھاتا  
 جاتا ہے اس سب کا ثواب بخشد یا جاتا ہے۔

یہ بیان کافی سمجھتے ہوئے ہم تحریر ہذا کو ختم کرتے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ کسی اشاعت  
 عرس و فاتحہ کے جو از حقیقت کے متعلق مفصل بیان درج کیا جاوے گا۔

## محبوبِ سیال کفایتیں منظم عریضہ

(از غلام مستگیر خاں صاحبِ بکاد)

محبوبِ مولوی غلام مستگیر خاں صاحبِ بکاد جو بالذکر عریضہ حضرت امیرِ مومنین  
 علیؑ کے صاحبِ سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و اشعار و تصانیف جمع کر کے طبع کر کے  
 ان کو مقبولیت پر پہنچا دیا۔ احسان کیا ہے اس محبوبِ ملامتی کے عنوانات کے  
 مطالعہ سے ہر شخص دل میں سرور اور آکھنوں میں شادکامی محسوس کرتا ہے۔ کتاب  
 غلام مستگیر خاں صاحبِ بکاد کے نام پر ہائیوں کو پہنچنے کے لیے غلام مستگیر خاں صاحب  
 عریضہ ہم ان کے نام سے عریضہ کا ایک منظم عریضہ جمع کر کے

# اعراس ولی اللہ

بزرگان دین کے ایام وفات پر جمع ہو کر فاتحہ خوانی و ایصالِ صواب کو عرس کہا جاتا ہے عوام الناس ایسے موقعوں پر بہ عتوں میں پڑ کر قصد عرس کر دیتے ہیں اور دنیا کے لالچ میں اندھے ہو کر بعض مزارات کے مجاد طرح طرح کی جاری کر دیتے ہیں جس سے بجائے ثواب کے مخلوق کے لئے اس میں شمولیت باعث مذہب جاتی ہے۔ اور ایسے عرس ہمارے ملک میں ملے بہتاتے ہیں میلوں پر بڑائیوں کو دیکھ کر ڈالے اور نیم جاہل اشخاص عرسوں میں شمولیت کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ اور عرس سید کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ مفاسد اور خرابیوں کے اسناد کیلئے جدوجہد کرنا نہایت ضرور مگر عرس کی حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے عرسوں سے صحیح فائدہ حاصل نہ کرنا ہماری غفلت کا نتیجہ ہے۔ سال بھر میں ایک دفعہ یا رانِ طریقت کا ہزاروں کی تعداد میں بغیر کسی خاص دعوت یا استقامت کے جمع ہونا اور پھر قال اللہ وقال الرسول کی آواز کا گانوں میں پڑنا۔ نیز ایسے عرس ہمارے دل و صاحبِ حال بزرگوں سے عوام الناس کا مستفیض ہونا بھی اسلامی کاغذ زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ عرس سے بچنے والے اپنے دلوں میں ایک ایسا اثر لے کر جاتا جس سے وہ کئی ماہ تک حفاظ رکھتے ہیں۔ مگر ایسے میلے میں شمولیت جہاں طوائفوں کا بے فساد و فحار جمع ہوں۔ قال اللہ وقال الرسول کے بجائے فحش غزلیات گائی جاتی ہیں بے شک خلافِ شرع ہے۔ اور عوام الناس کو ایسی جگہ جہاں سے مذکور مسلمان بچے سے۔ اور اگر قوم کو چاہیے کہ وہ ایسے میلوں کو صحیح طور پر اسلامی میدان بنانے کی پوری سعی کی حکومت میں شرعی حدود جاری نہیں ہو سکتے۔ لہذا علماء اسلام و صوفیائے کرام اس سلسلہ کے راعیوں کے ذمہ دہ نہیں کر سکتے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل ہے۔ اگر ایسے موقع کو سب لوگ محسوس کر کے اس پر عمل کریں تو ان مفاسد کو روک سکتے ہیں۔ ہمارے مملکت میں ایسے میلوں کی نہیں۔ شاہ شمس کا میدان مقام شاہ پور حیات ہے۔ یہاں دھرم دھرم ایک میدان میں لگائی ہے۔ ماہ رمضان کی جس قدر حاجت ہے۔ اس پر یہ موقع ہے۔ اس جگہ ہی ہے۔ دوسرے ذمہ دار ہیں جو کہ عرسوں کو روکتے ہیں۔



دیکھ طریق ایصالِ ثواب کے اسی قاعدہ پر مبنی ہیں اور مسئلہ عرس کے فیصلہ میں تحریر فرما کر  
 ہر طرح سے باخبر ہوں گے۔ یہ سب سے ذمہ داری ہے العروس یعنی بندہ صلح سے  
 جاتا ہے کہ عرس کی صبح آرام کرے کیونکہ مقبولانِ الہی کے حق میں دمالِ محبوب خلق ہی اس  
 کی جگہ پر ہوں عروس ہوگی چہ نکر ایصالِ ثواب پر وہ اللہ تعالیٰ سے مستحق ہے خصوصاً جو بزرگوں  
 و معتمدین و بزرگاتِ حاصل ہوتے ہیں ان کا زیادہ حق ہے اور دوسرے پر بھائیوں سے  
 موجبِ انوار و محبت و ترانہ بزرگاتِ مقصود رہا اور رسم عرس سے یہ تھا کہ سب سلسلے  
 لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جاویں باہم ملاقات بھی ہو جاوے اور صاحبِ قبر کی روح کو  
 ن و طعام کا ثواب بھی پہنچایا جاوے۔ یہ مصلحت ہے۔ یقیناً یوم میں رہے خاص یوم و مقام  
 مقرر کرنا اس میں اسرارِ مخفیہ ہیں۔ اور ان کا اظہار ضرور نہیں مشرب فقیر اس امر میں یہ  
 کہ ہر سال اپنے پروردگار کی رخصت مبارک کو ایصالِ ثواب کرتا ہوں۔ اہل قرآن و خلائق  
 سے اور گاہ گاہ اگر وقت میں وسعت ہوئی مولد پڑھا جاتا ہے۔ پھر حاضر کھانا کھلا  
 جاتا ہے اس سب کا ثواب بخش دیا جاتا ہے۔

قدرِ بیان کافی سمجھتے ہوئے ہم تحریر ہذا کو ختم کرتے ہیں۔ اللہ اللہ اللہ کسی اشاعت  
 عرس و فاتحہ کے جو از حققت کے متعلق مفصل بیان و رسم کیا جاوے گا

## محبوبِ سیال کینہِ متمین منظم علیہ

(از غلام دستگیر خان صاحب بخارہ)

جناب مولوی غلام دستگیر خان صاحب بخارہ جانندہ صری سے حضرت امیرِ اہلِ  
 بہ عہدہ بن صاحبِ میا لوقی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و ملفوظات جمع کر کے طبع کر کے  
 ان طریقت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اس محبوبِ لائلی کے ملفوظات کے  
 البتہ ہر شخص دل میں سرور اور آنکھوں میں شہدک محسوس کرتا ہے۔ کتاب  
 نامہ محبوبِ سیال رکھا گیا ہے۔ تمام پیر بھائیوں کو چاہیے کہ اسے خرید کر جو جان  
 عمر و رزق ہم اس کتاب سے بخور دے۔ اس کا ایک منظم علیہ بھی ہے۔ (ایڈیٹر)

السلام اے نور شمس ذوالجلال  
 السلام اے راحت روحانیاں  
 السلام اے کنت کنز راہیاں  
 یاد کرو می ایں سگ نایب بنیاد  
 ایں غلامت و صف تو آہ چہ کند  
 کاں منم اول ز آدم آدم  
 کاں منم بر ملک مصرے تافتم  
 شمس ثالث ہم از این ماشدہ  
 ایں ہمہ یک جان و ہل یک قالب اند  
 شمس خواں تو ہم محمد دین را  
 باز جویم پنجہ خوں بارِ دل  
 آہ بیا ایں جان ما پُر نور کن  
 خوں شدم در راہ در نام بکن  
 ایں کہ مے طلبم سراپا عشق است  
 داستان عشق است ایں نہ فغاں  
 نہ تمنا باشد و نہ العیا  
 تا مرادی ہم مرا و دل بود  
 ترک را ہم ترک کن یک سبب باش  
 ترک کہ در کار غطالے دستگ

السلام اے ماہ حسن بے  
 السلام اے روح بخش بہ  
 السلام اے یوسف بازار  
 مرجبا صدم مرجبا صدم  
 از زبان خود بگو مر و صف  
 از تجلی ماے ذاتش بہ  
 چو نکہ نور از شمس ثانی  
 جان روح و روح جان  
 در مراتب یک و دو و ثلاث  
 و اں ضیاء الدین یطہر  
 باز کردم در و ہمیش دا  
 پردہ دیدار ما ہم و  
 از حال خویش حیر  
 مے چو طلب حوریان و  
 مے زبان می باشد ایں را  
 تا مرادی باشد مین  
 ایں حجاب آخر اسفل  
 از ہمہ سو بگسل و یک  
 لفظ را بگو اردو معنی

اہل نمبر ۱۔ افضل طریق معیشت کیا ہے؟  
 ب نمبر ۱۔ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشَهُ  
 اور جس نے میری یاد سے منہ پھرتا تو اس کو بلی گدڑان تنگی کی اور ہم اس کو اٹھائیں گے  
 الْقِيمَةِ اَعْلَىٰ سورہ طہ آیت ۱۲۳

تک کے دن اندھا

ل نمبر ۱۸۔ حقوق عباد کس طریق پر عمل کرنے سے پورا ہو سکتے ہیں؟  
 ب نمبر ۱۸۔ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ

استضعاف پارس کیا غدر ہے کہ تم نہ لڑو اللہ کی راہ میں اعدان کمزور مردوں اور  
 جال والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من ہذہ  
 ازل اور بچوں کی خاطر جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو نکال اس بستی  
 رَجَاةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا

میں سے رہنے والے ظلم کر رہی ہیں اور بنا ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی حمایتی اور بنا ہمارے لئے  
 لَدُنْكَ نَصِيرًا اَلَّذِینَ اٰمَنُوا یَقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِینَ کَفَرُوْا  
 کسی کو دغا کر جو لوگ مسلمان ہیں وہ تو لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں اور جو کافر ہیں  
 یَقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْا اَوَّلِیَّاءَ الشَّیْطٰنِ اِنَّ کِبِدَ الشَّیْطٰنِ  
 ظان کی راہ میں لڑتے ہیں پس تم لڑو شیطان کے رفیقوں سے بیشک شیطان کا  
 عٰن ضَعِیْفًا سورہ النساء آیت ۷۵ ۷۶

ب بودا ہے

ل نمبر ۱۹۔ مسلمانوں کی موجودہ طرز زندگی میں کیا نقص ہے جس کے باعث موجودہ وہ  
 دنیاوی سے بہرہ ہیں؟

ب نمبر ۱۹۔ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قُرْبٰیہَ کَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنِّۃً یَّٰۤاٰیُّہَا  
 اور بیان فرمائی اللہ نے ایک بستی کی حالت کہ جہن میں میرے لئے اچھے بھائی  
 نَهَا اَرْحَمًا اَمِّنَ کُلِّ مَکَانَ فَکَفَرَتْ بِاَنْعَمَ اللّٰہُ فَاَقَامَ اللّٰہُ  
 کا رزق با فراغت ہو گیا ہے میرے لئے ناشکری کی اللہ کے احسان کو تو اوجھلایا اللہ  
 کی انجور و انجور سے کمال لیا سورہ النحل آیت ۱۱۶

السلام اے نور شمس ذوالجلال

السلام اے راحت روحانیاں

السلام اے کنت کنز راہیاں

یا درودی این سگِ ناچیز را

ایں غلامت و صفِ تو آہِ چہ کند

کاں منم اول ز آدم آدم

کاں منم بر ملک مصرے تافتم

شمسِ ثالث ہم اذانِ ماشدہ

ایں ہمہ یک جان و بل یک قالب اند

شمسِ خواں تو ہم محمد دین را

باز جویم خنجرِ خونِ بارِ دل

آہِ بیا این جانِ ما پڑ نور کن

خونِ شدم در راہِ در نامِ بکن

ایں کہ مے طلبم سراپا عشق است

داستانِ عشق است ایں نہ فغاں

نہ تمنا باشد و نہ احتجا

نامرادی ہم مرا جو دل بود

ترکِ راہم ترک کن یک برباش

ترک کہ نہ راہ و عطر اے دستگیر

السلام اے ماہِ حسن بے مشا

السلام اے روحِ بخش بیدا

السلام اے یوسفِ بازارِ بجا

مرحبا صد مرحبا صد مرحبا

از زبانِ خودِ بگو مر وصف

از تجلیِ ماے ذائقش بیخو

چو نکہ نور از شمسِ ثانی یا

جانِ روح در روح جانِ

در مراتبِ یک و دو و ثالث

واں ضیاء الدین بیلے میر

باز گردم گردِ ہمیشِ دا

پردہ دیدار را ہم دہ

از جمالِ خویش حیر

نے چو طلبِ جوہریاں از

نے زباں می باشد ایں را

تا مرادی باشد عین

ایں حجابِ آخرِ اسفل

از ہمہ سو بگیل و یک

لفظ را بگو از و معنی

نمبر ۱۷۔ افضل طریق معیشت کیا ہے؟  
نمبر ۱۸۔ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشِرُهُ  
اور جس نے میری یاد سے منہ پھرا تو اس کو بیک لہذاں تنگی کی اور ہم اس کو اٹھائیں گے  
قیمتہ اعلیٰ سورہ طہ آیت ۳۳

کے دن اندھا

نمبر ۱۸۔ حقوق عباد کس طریق پر عمل کرنے سے بڑھتے ہو سکتے ہیں؟  
نمبر ۱۸۔ وَلَا لَكُمْ مَوْلَا تَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ  
اور تمہارے پاس کیا غدر ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان کمزور مردوں اور  
لِوَالِدَيْهِ وَالْأُولَادِ الَّذِينَ فِي بَيْنِ يَدَيْكُمْ إِنَّ أَخْرَجْنَا مِنْ هَذِهِ  
اور بچوں کی خاطر جو پہلے میں کہے ہمارے پروردگار کی کمال اس بستی  
وَالظَّالِمَ أَهْلُهَا وَتَجْعَلُ لِنَفْسِكَ ثُلُثًا وَلِيَاةٌ وَتَجْعَلُ لِنَفْسِكَ  
رہنے والے ظلم کر رہی ہیں اور بنامارے لے کر اپنی طرف سے کوئی حرجی اور بنا ہمارے لے کر اپنی  
ثَلَاثُ نَفْسٍ أُولَئِكَ يَتْلَوْنَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا  
وہ لوگ مسلمان ہیں وہ تو رہتے ہیں اللہ کی راہ میں اور جو کافر ہیں  
فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ  
کی راہ میں رہتے ہیں پس تم جو شیطان کے رفیعوں سے بیشک شیطان کا  
نَحْوِ عِصْيَانِهِ سُوْرَةُ النِّعَامِ آیت ۸۴، ۸۵، ۸۶

داسے

نمبر ۱۹۔ مسلمانوں کی موجودہ طرز زندگی میں کیا نقائص ہیں جس کے باعث موجودہ دور  
ی سے بڑھ رہا ہے؟

۱۹۔ وَخُذْ مِمَّا آتَاكَ اللَّهُ مِثْلًا قَرِيبًا كَانَتْ أُمَّةٌ مُنْطَبِعًا لَكُمْ فِيهَا  
اور بیان فرمائی اللہ نے ایک ایسی کی حالت کہ جہن میں اس سے بہتر ہے جس کے پاس  
أَسْرَعَتْ أُمَّةٌ لَكُمْ لَكُمْ فَكُفِّرَتْ بِنُعْمِهِ اللَّهُ فَإِذَا قَامَ اللَّهُ  
کی باوجودت ہر جگہ سے پھر نئے ناشدنی کی اللہ کے احسان کی جو جو چاہتا ہے اللہ  
وَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ سُوْرَةُ النِّعَامِ آیت ۸۴، ۸۵، ۸۶



خُصِمَتْ عَلَيْهِمُ الذَّلَّةُ اِنَّ فَاثِقُوْا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٌ مِّنْهُ  
 پس دی گئی انہوں نے جہان کہیں بھی پائے جائیں گے بندہ ربہ اللہ کی متادین کو اور لوگوں کی متادین  
 وِبَاءٌ وَبُغْضٌ مِّنَ اللّٰهِ وَخُصِمَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ  
 اور گرفتار ہوئے اللہ کے غضب میں اور پس دی گئی ان پر محاجی یہ اس وجہ سے کہ وہ کفار  
 يَكْفُرُوْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ  
 اللہ کی آیتوں کا اور قتل کر دیتے تھے نبیوں کو ناحق یہ اسکی نذر ہے کہ انہیں  
 وَكَانُوا يَعْتَدُوْنَ ۝ سورۃ ال عمران آیت (باقی ائمہ)  
 کیں اور حد سے بڑھ گئے تھے

## اصول طریقت

در قمزہ مولوی محمد یحیٰ صابونی فاضل عالی در  
 رہ انیسٹ رواج طریقت متاب بندہ گام و کامے کہ خواہی جیاد  
 یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ بارگاہ حق سبحانہ تعالیٰ سے جس قدر اور کام  
 مشاہدات حضرات انبیاء علیہم السلام کو محبوب در محبت فرماتے گئے  
 ان کا مثیل اور ثنائی نامکملات سے ہے۔ بالخصوص جن جن اسرار و شریعت  
 تجلیات معرفت، انکشاف حقیقت کا اظہار ان کی فوات اقدس کیلئے کلام  
 جاتا ہے۔ وہ صرف مکمل طور پر فطرت سلیم، اور عرفان کامل کا وجدان  
 اندر نہیں رکھتا۔ بلکہ طالب صادق کے لئے وہ بلاشبہ رہبر مکمل اور مر  
 ہے۔ اس کا انداز بیان پچھلی شیعری اور لطافت اپنے اندر مخفی رکھتا  
 تو محسوس کرتے ہیں لیکن زبان کی طاقت بیان اسے لفظوں میں ادائیں  
 ذکاوت اور پُر اسرار و راز دینا ایک سے زیادہ موقعوں پر آپ مشاہد  
 اُسے انداز طریقت سو سو کے اولیٰ منازل اور مسلک کلیم اللہ کے مرہ  
 عجیب و غریب نظارہ کی سرسورہ طے سے کریں حسن نعل کے سخی کی نحو  
 مصطفیٰ سے سرفراز فرما کر ارشاد فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا لِلّٰهِ اِلٰهٌ اَحَدٌ

میں مرضی ہو خدائی کو خدا نے چھوڑا  
 میں ہو جائے غم کا درد کا سارا دفتر  
 معلوم ہے عالم میں ہے کعبہ فضل  
 کی امت کو جہنم کے پچھلے کیلے  
 تو فرمان کو ٹالیں وہ ہمیں پیار کرے  
 بت علق دی جانے جو ہے دیوانہ  
 مدد کچھ ہے دی جانے کہ کیا یاد کیا  
 لیاں بھرتے ہیں دیتے ہیں لاکھوں  
 خبر جلد مدد کر سوے فرمے  
 ظہر میں وہ خوشبو تھی کہ اللہ اللہ  
 بنے کو کہیں لمباے دیار مولا

اور تجھے سا نہیں محبوب خدا کا کوئی  
 پڑے جھالا جو ترے ابرکرم کا کوئی  
 میری آنکھوں سے ذرا دیکھو نور کوئی  
 عرش پر حق سے وہاں ہے شب سہری کوئی  
 مہربان ایسا زما نے میں نہ ہوگا کوئی  
 مول لینا ہے بھلا صفت کا سودا کوئی  
 شب سہری نہ رہا بچ میں پردہ کوئی  
 بھیک کیوٹے آنا ہے جو سنگت کوئی  
 حال کہنا نہیں بیسار کا اچھا کوئی  
 اپنے کپڑوں میں بسا تا تھا پسینا کوئی  
 بھر تو عرفان نہ ہے حد میں مٹا کوئی

(از عرفان علی صاحب رضوی)

## مجلوہ نور

محبب نیرنگیاں لڑیں۔ کلر خانہ قدرت ایک فلسفہ گذر میرت ہے بڑے بڑے  
 علم کے صحرانوں میں مدی اور رموز خداوندی کی لاکھ رسائی پائیکے مساعی میں میل  
 لڑ کھا قید کہ کچھ نہ کچھ اور جو ہستیاں اس جام عرفانی سے کسی قدر اپنے کام و دھرم  
 و لذت پاب کرتے ہیں۔ وہ فراوانی مسترات میں اپنے کو بھول بیٹھیں اور کچھ  
 ان کے دنیاوی فہم کا احساس نہ رہا اس میناے رنگیں کی سے جان پر اور اپنے اندر  
 ن اور ہلرہ کعبہ پنہاں رکھتی تھی کہ ایک جرم مدہوش و مست بنا کر اور سارے  
 دن کی رور کھینچ کر وہ رنگ وید پاتا تھا۔ جس نے ہمیشہ جملہ لذائذ دنیوی کو بیچ  
 و بضع کی قربانیاں دیے بڑے بڑے طوفان کبار و دنیاوی لہروں میں غرق کے  
 حضرت فضیل بن عیاضؒ حضرت حبیب علیؒ صاحب صاحب کی زندگیوں کے ابتدائی  
 ان کے آخری حصے میں کا معاملہ کیا جائے تو میرت و استقامت کے ہزاروں پردے  
 نظر آتے ہیں۔ ایک صحرانوں میں مدہوش و مست بنا کر اور سارے

ظُهِرَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اِنَّ مَا تَقْنُوْنَ اِلَّا بِحَبْلِ مِنَ اللّٰهِ وَبِحَبْلِ مَنْ اِ  
 پس دی گئی اپنے ذلت جہان کہیں بھی پائے جائیں گے بند پروردگار کی تائید پر اور لوگوں کی متابعت پر  
 وَبِأَعْيُنِنَا قُضِيَ مِنَ اللّٰهِ وَظُهِرَتْ عَلَيْهِمُ الْمُسْكِنَةُ ذَلَّلْنَا بِاَعْيُنِنَا  
 اور گرفتار ہوئے اللہ کے غضب میں اور پس دی گئی ان پر بھائی یہ اس وجہ سے کہ وہ کفر کرتے  
 يَكْفُرُوْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ بِمَا  
 اللہ کی آیتوں کا اور قتل کر دئے تھے نبیوں کو ناحق یہ اسکی نذر ہے کہ انہوں  
 وَكَانُوا يَعْتَدُوْنَ ۝ سُوْرَةُ اَلْاٰمِرَانِ آيَتِ (بَاقِي اَتَتْهٖ)  
 کہیں اور حد سے بڑھ گئے تھے

## اصول طریقت

(رقمزدہ مولوی محمد حیات مسیحی فاضل عالی)

۱۔ رہ انیست روا از طریقت مشابہ بنہ گام و کامے کہ خواہی بیاب

یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ بارگاہ حق سبحانہ تعالیٰ سے جس قدر اور احکامات  
 مشابہات حضرات انبیاء علیہم السلام کو محبوب و مرحمت فرمائے گئے۔ ماش  
 ان کا مشیل اور ثانی نامکناات سے ہے۔ بالخصوص جن جن اسرار و شریعت یہ  
 تجلیات معرفت، انکشاف حقیقت کا اظہار ان کی ذات اقدس کیلئے کلام الہی  
 بہاتا ہے۔ وہ صرف مکمل طور پر فطرت سلیم، اور عرفان کامل کا وجدان حقیقی  
 اندر نہیں رکھتا۔ بلکہ طالب صادق کے لئے وہ بلاشبہ رہبر مکمل اور مرشد  
 ہے۔ اس کا انداز بیان کچھ ایسی شیرینی اور لطافت اپنے اندر مخفی رکھتا ہے۔  
 تو محسوس کرتے ہیں لیکن زبان کی طاقت بیان اسے لفظوں میں ادا نہیں کر سکتی  
 و لا بد از وہ پیر اسرار و ازوینا ایک سے زیادہ موقعوں پر آپ شاہدہ کرتے  
 آئیے! دراز طریقت موسوی کے اہل میں مسائل اور مسلک کلم اللہ کے مرحلہ اور  
 عجب و غریب نظارہ کی سیر سورہ طہ سے کریں۔ حسن ہدوں کے شہ کی نمودار  
 و سلطان سے سرخراہ و زرا کر شاہ فرماتے ہیں۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

مرضی پہ خدائی کو خدا نے چھوڑا  
ہو جاسے یہ کاروں کا سارا دفتر  
علوم ہے عالم میں ہے کہ یہ فصل  
امت کو جہنم سے بچانے کیلئے  
فرمان کو ٹالیں وہ ہمیں پیار کرے  
عشق وہی جانے جو ہے دیوانہ  
دیکھا ہے وہی جانے کہ کیا کیا دیکھا  
ایاں بھرتے ہیں دیتیں عین لاکھوں  
خبر جلد۔ مدد کر سوے فریضے  
ظہر میں وہ خوشبو تھی کہ اللہ اللہ  
بے گو گیس لمبائے دیا یہ مولا

اور عقیدہ سا نہیں محبوب خدا کا کوئی  
پڑے جھالا جو ترے ایہ کرم کا کوئی  
میری آنکھوں سے فرادیکھو تو رُو کوئی  
عرق پر حق سے واسطہ نہ ہری کوئی  
جہر بان ایسا زانے میں نہ ہوگا کوئی  
سول لینا ہے بھلا مفت کا سودا کوئی  
شب سہری نہ رہا بیچ میں پردہ کوئی  
بھیک کیوڑے آنا ہے جو سنگت کوئی  
حال کہنا نہیں میسار کا اچھا کوئی  
اپنے کپڑوں میں بسا تا تھا پسینا کوئی  
بھر تو عرفان نہ ہے حد میں نمتا کوئی

لا عرفان علی رضا رضوی

## مجلوہ نور

الحاجب نہ رہ گياں ہیں۔ کلر فائدہ قدرت ایک طلسم کدہ ہیرت سے بڑے بڑے  
خدا کے صحر اسرار سرمدی اور رموز خداوندی کی رنگ رنائی پانچے مساجی میں بیکر  
مگر کجا قہ کہ کچھ نہ بچا اور جو ہستیاں اس جام حوفا سے کسی قدر اپنے کلمہ دہن  
اور لذت یاب کرتے ہیں۔ وہ فراوانی مشرات میں اپنے کو بھول بیٹھیں اور کچھ  
میں کہ دنیا کو مافیہا کا احساس نہ رہا اس مینائے رنگیں کی سے خان پرورد اپنے اندر  
حیف اور ہمارے کیف پنہاں رکھتی تھی کہ ایک جرم مدہوش و مست بنا کر اور سامنے  
مزدوں کی رورہ کھینچ کر وہ رنگ دیدیتا تھا۔ جس سے ہمیشہ حلقہ لڈا لڈا دنیوی کو بیچ  
اور خفیت ہی تحریک نے بڑے بڑے علوفان کیا رہ و مابہی لحوں میں فنا کر کے  
حضرت فضل بن عرش حضرت حبیب دہلی۔ حافظ صاحب کی زندگیوں کے بتدائی  
اگر ان کے اتنی حصص کا مقابلہ کیا جائے تو حیرت و استعجاب کے ہزاروں پردے  
کے نظر آتے ہیں۔ رنگ بے رنگ خیالوں اور خفیت سے خفیت متناظر

نے دیکھتے دیکھتے صدیوں کی راہ دلوں ساعقوں میں غلط کوادی اور طائر شوق سے  
المنتہی کی ڈالوں میں اشیائے بنائے لگا۔ قطرے دریاں گئے اور ذرے آفتاب  
رحمت الہیہ کے بہار آفسرین اور نورانی جلوے جب کسی آنکھ میں سا جانے میں تو یہ  
ان سر دشد بر آدمی ملک جہان کا مصداق بن جاتا ہے۔ ترکی تاجدار لغو الکبیر کی ایک  
دفتر بھی جو حسن و جمال اور عقل و دانائی میں لاثانی تھی ایک مرتبہ مافوق الفطرت طریقے سے  
بیمار ہو گئی کہ انسان کی صورت سے بیزار تھی اور معاملات دنیا سے نفور  
معالجہ کیا مگر کوئی صورت کامیابی کی نظر نہ آئی بادشاہ فرط رنج سے نڈیال تھا۔  
وقت اضطراب و غم میں بے قرار رہتا تھا۔ لڑکی عجبوں مشہور ہو گئی تھی۔ انتہائی  
ہو کر بادشاہ نے رازن عام کر دیا کہ جس کے علاج سے اس کو شفا ہوگی اسی کے سوا  
میں اس کو منسلک کر دیا جائیگا اس کی شہرت ہوئی تھی کہ ہر طرف سے ایک مخلوق  
پڑی حکماء و اطباء کا ہجوم ہو گیا کوئی اسپر حصر مال تھا اور کوئی آرزو مند وصال بہت  
اپنی اپنی مسیحائی دکھائی ہر طرح مدد او کیا مگر مرض جڑھٹا گیا جوں جوں دوا کی اس ناکامی  
اضطراب کے عالم میں بادشاہ نے غضبناک ہو کر سب کو قتل کر دیا لیکن کشش حسن  
اشتیاق وصال ایسا جذبہ تھا جسے خوف مرگ ایک جزوی امید کے مقابلہ میں  
سکتا اور علم برادران محبت باز آجاتے علاج کرتے آفاقہ نہ ہوتا مارے جاتے  
شدہ اس غربت انگیز ظالم کی خبر حضرت ابوالحسنؑ نوری کو جو اولیاء وقت سے تھے  
متاسف ہوئے اور کہا سخت خلق اللہ کا خون حسن و مال کی تر با نگاہ پر بہا چلا جا رہا۔  
اس کا دفیعہ ضروریات سے ہے چنانچہ آپ دواں پہنچے مگر معلوم ہوا کہ علاج دوا  
سے مجبور ہو کر اسکو آزاد اور مطلق العنان کر دیا ہے۔ اور وہ بے پردہ مجنون  
ہر جگہ پھرتی ہے اور دیوانگی طاری ہے جگل میں ایک مقام ہے دواں رہتی ہے  
و میں تشریف لیگے اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَبِاسْمِ اللّٰهِ بِنْدَ آدَانِ میں شروع کر کے سورا  
بقر شریف پڑھنے لگے دفعۃً لڑکی چلتی ہوئی آئی اور کہا اے ابوالحسنؑ تمہیں اللہ کی رحمت  
ہو کہ پیار سے اللہ کا کلام مجھ پر بتا رہا ہے آپ نے پوچھا تجھے میرا نام اور خدا  
کیونکر معلوم ہو سکا کہا اسے شیخ جس نے تجھے مجھ تک بھیجا اور مجھے اس حال میں  
کام بنایا اس نے بتا دیا اگر میں اس حال میں نہ ہوتی تو دنیا اور دنیا والوں سے



من ہو جائیگے۔ یہ ممکن ہے کہ کانٹ اور اسلام میں یکسانیت کے بہت سے امور معلوم کر لے جائیں۔  
سفر کانٹ اور اسلام۔ کانٹ اپنی کتاب

جبر مئی فلسفی میں نظریات سے عمل کی طرف اصول و انقلاب پیدا کرتا ہے۔ کانٹ زندگی کا عقلی خیالات مطابق تشکیل دینے کا عملی سبق پیش کرتا ہے۔ اور خدا (آزادی) اور ایمانیت پر خاص زور دیتا ہے۔ نقطہ نظر اسلام کا ہے۔ جس کا قول ہے۔ کہ انسانی زندگی کا عقلی تقابلی ہر چیز پر مقدم ہے۔ یہ ملامت عمل و عقیدہ کے اختلاف کو پسند نہیں کرتا۔ اور نہ کر سکتا ہے۔ حالانکہ یورپ میں یہ روزمرہ رہا ہے۔ جس سے کانٹ جس قدر ضعیف ہوتا گیا۔ اس کی پریشانی بڑھتی گئی۔ کانٹ کے "ل اول" یعنی خدا آزادی اور ابدیت مرکزی اصول ہیں۔ جو اسلام کے اصول کی طرح تمام میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور اس قدر اہمیت رکھتے ہیں۔

پنوزہ اور اسلام کانٹ کے علم الاخلاق میں سب سے بڑا اصول ہے۔ کہ ہم دوسروں کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو جیسے کہ مختلف یقینوں سے

برتا ہے۔ کانٹ کا اصول بھی ایک طریقہ کی بنیاد رکھتا ہے۔ جو دوسرے تمام اصول سے بہتر ہے۔ شائستگی کے مفاد اور بنی نوع انسان کی عالم محبت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ بنی نوع انسان کی عام زندگی پر اسلامی نقطہ نظر کا سب سے بڑا اصول ہے۔ اسلام کہ تمام خوبیوں سے زیادہ ایک عمل صالح ہے۔ اس کے علاوہ اسلام بنی نوع انسان کی محبت کا سنگ بنیاد یک اور طریقہ سے رکھتا ہے۔ تعلیم و توحید ہے۔ خدا ایک ہے۔ اس کے بندے تمام انسان ہیں۔ اور وہ خدا کی نظر میں برابر اس معاملہ میں انسان بالکل جداگانہ طریقہ سے اسپنوزہ کی حکمت کشابہ ہو جس کا اعلیٰ ترین توحید ایزدی پر مبنی ہے۔ اسپنوزہ علت و معلول کے زینہ سے اس نتیجہ پر پہنچا کہ جتنے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ ان کا وجود ناگزیر ہوتا ہے۔ گو یا وہ یہی رضائے الہی کے سامنے رج سر تسلیم خم کرتا ہے۔ جو اسلام کا عقیدہ ہے۔ مذہب اسلام کا صحیح اعجاز اسپنوزہ کے نول سے بالکل مشابہ ہے۔ کہ خدا کا حکم ہی صحیح عقل ہے۔

اصالح اور اسلام۔ کانٹ کا مطالبہ ہے۔ کہ انسان اعمال صالحہ صرف اس لئے کرے کہ اس کی حیثیت سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچتا ہے۔ بلکہ اس لئے ہی کہ خود اس کو فائدہ پہنچا کر رہے۔ اور انسان انسان ہی اس وقت بہتر

نے دیکھتے دیکھتے صدیوں کی راہ دلوں ساعقوں میں طے کرادی اور طالع شوق  
 المنتہی کی ڈالیوں میں آشیانے بنانے لگا۔ قطرے دریا بن گئے اور ذرے آفتاب  
 رحمت الہیہ کے بہار آفسید ہیں اور لورانی جلوے جب کسی آنکھ میں سما جاتے ہیں تو بے  
 ان نگر دندہ بر آدمی ملک جہان کا مصداق بن جاتا ہے۔ تڑکی تاجدار لغو الکبیری کی ایک  
 دفتر بھی جو حسن و جمال اور عقل و دانائی میں لاثانی تھی ایک مرتبہ مافوق الفطرت طریقے  
 بیمار ہو گئی کہ انسان کی صورت سے بیزار تھی اور معاملات دنیا سے نفور  
 معاملہ کیا مگر کوئی صورت کامیابی کی نظر نہ آئی بادشاہ فرط رنج سے نڈھال تھا۔  
 وقت اضطراب و غم میں بے قرار رہتا تھا۔ لڑکی مجنوں مشہور ہو گئی تھی۔ انتہائی  
 ہو کر بادشاہ نے اذن عام کر دیا کہ جس کے علاج سے اُس کو شفا ہوگی اُسی کے سداک  
 میں اُس کو منسلک کر دیا جائیگا اُس کی شہرت ہوئی تھی کہ ہر طرف سے ایک مخلوق  
 پڑی حکماء و اطباء کا ہجوم ہو گیا کوئی اسپر حرص مال تھا اور کوئی آرزو مند وصال ارب  
 اپنی اپنی میجائی دکھائی ہر طرح مداوا کیا مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی اُس ناکامی  
 اضطراب کے عالم میں بادشاہ نے غضبناک ہو کر سب کو قتل کر دیا لیکن کشتن جن  
 اشتیاق دہش ایسا جذبہ تھا جسے خوف مرگ ایک جزدی امید کے مقابلہ میں د  
 سکتا اور علم برادران محبت باز آجاتے علاج کرتے افاقہ نہ ہوتا مارے جاتے شد  
 شدہ اس غربت انگیز ظالم کی خبر حضرت ابوالحسن لوری کو جو ادلیاء وقت سے تھی پہونچ  
 متاقت ہوئے اور کہا مفت خلق اللہ کا خون حسن و مال کی قربان گاہ پر بہا چلا جا رہا ہے  
 اُس کا دفعیہ ضروریات سے ہے چنانچہ آپ وہاں پہنچے مگر معلوم ہوا کہ علاج و کوشش  
 سے مجبور ہو کر اسکو آزاد اور مطلق العنان کر دیا ہے۔ اور وہ بے پردہ مجنون و  
 ہرجمہ پھرتی ہے اور دیوانچی طاری ہے جنگل میں ایک مقام ہے وہاں رہتی ہے آپ  
 وہیں تشریف لیگئے اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَبِاسْمِ اللّٰهِ بلند آواز میں شروع کر کے سورہ  
 بقرہ شریف پڑھنے لگے دفعۃً لڑکی چلائی ہوئی آئی اور کہا اے ابوالحسن؟ پیہر اللہ کی رحمت  
 ہو کہ پیارے اللہ کا کلام معجز نظام پڑھتا ہے آپ نے پوچھا تجھے میرا نام اور خدا کا  
 کیونکر معلوم ہو سکا کہا اے شیخ جس نے تجھے مجھ تک بھیجا اور مجھے اس حال میں شاد  
 کام ناما اُس نے شاد اگرا کر

یمان ہو جائیگے۔ یہ ممکن ہے کہ کانٹ اور اسلام میں یکسانیت کے بہت امور معلوم کر سکتے ہیں۔  
فلسفہ کانٹ اور اسلام۔ کانٹ اپنی کتاب

بن جرمی فلسفی میں نظریات کے عمل کی طرف اصول انقلاب پیدا کرتا ہے۔ کانٹ زندگی کا عقلی خیالات  
کے مطابق تشکیل دینے کا عمل سبق پیش کرتا ہے۔ اور خدا آزادی، اور ابدیت پر خاص طور دیتا ہے  
ی نقطہ نظر اسلام کا ہے۔ جس کا قول ہے۔ کہ انسانی زندگی عقلی تشکیل ہر چیز پر مقدم ہے۔ خصوصاً  
اسلام عقل و عقیدہ کے اختلاف کو پسند نہیں کرتا۔ اور نہ کر سکتا ہے۔ حالانکہ یورپ میں یہ روزمرہ  
یا تجربہ ہے۔ جس سے کانٹ جس قدر ضعیف ہوتا گیا۔ اس کی پریشانی بڑھتی گئی۔ کانٹ کے  
اصول اول، یعنی خدا آزادی اور ابدیت مرکزی اصول ہیں۔ جو اسلام کے اصول کی طرح تمام  
فلسفہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور اس قدر اہمیت رکھتے ہیں۔

کانٹ کے علم الاخلاق میں سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ ہم  
اسپینوزہ اور اسلام

ظاہر کرتا ہے۔ کانٹ کا اصول بھی ایک طریقہ کی بنیاد رکھتا ہے۔ جو دوسرے تمام اصول کی بنیاد  
یعنی سوسائٹی کے مفاد اور بنی نوع انسان کی عالم محبت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ بنی نوع انسان کی عام  
محبت زندگی پر اسلامی نقطہ نظر کا سب سے بڑا اصول ہے۔ اسلام کو تمام غریبوں کی زیادہ ایک عمل  
پسند ہے۔ اس کے علاوہ اسلام بنی نوع انسان کی محبت کا سنگ بنیاد ایک اور طریقہ سے رکھتا ہے  
اور وہ تعلیم و توحید ہے۔ خدا ایک ہے۔ اس کے بندے تمام انسان ہیں۔ اور وہ خدا کی نظر میں برابر  
ہیں۔ اس معاملہ میں انسان بالکل جدا گانہ طریقہ سے اسپینوزہ کی حکمت مشابہ ہو جس کا اعلیٰ ترین  
اصول توحید ایزدی پر مبنی ہے۔ اسپینوزہ علت و معلول کے زمرہ سے اس نتیجہ پر پہنچا کہ جتنے  
واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ ان کا وقوع ناگزیر ہوتا ہے۔ گویا وہی رضا کے الہی کے سامنے  
اسی طرح تسلیم ظم کرتا ہے۔ جو اسلام کا عقیدہ ہے۔ مذہب اسلام کا صحیح امانہ اسپینوزہ کے  
اس مقولہ سے بالکل مشابہ ہے۔ کہ خدا کا حکم ہی صحیح عقل ہے۔

اعمال صالحہ اور اسلام۔ کانٹ کا مطالبہ ہے۔ کہ انسان اعمال صالحہ نہ صرف اس لئے کرے  
کہ اس سے اجتماعی حیثیت سے ہی نوع انسان کو فائدہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس سے ہی خود اس کو فائدہ  
ہو سکتا ہے۔ اور اس لئے کہ انسان کو فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور انسان انسان ہی نہیں وقت

ہمیں اس لئے اعمال صالحہ کرنے چاہئیں۔ کہ ہر روز عمل صالح جو ہم کرتے ہیں ہماری ذات کی اصلاح کرتا ہے۔ اور اگر متواتر کرتے رہیں تو ہماری ہر بات اور اچھائی ہماری فطرت ثانیہ بن جاتی ہے۔

روح کا ارتقاء اسلام نے ہم کو صرف دوسروں کے خیال رکھنے کی تعلیم نہیں ذاتِ ماہمی اور اس طرح بنی نوع انسان کی اجتماعی زندگی کو انفرادی زندگی سے اس طرح ہم کو شیرشے کی طرف متوجہ ہونا پڑتا ہے۔ اس کلیہ اسلام کے مطابق جو ہم اپنی ذات کی تربیت کر کے انفرادی کمال کے اعلیٰ ترین مدارج پر پہنچ سکتے ہیں درجہ ہمارے انسان کا اس میں ظہور پذیر ہوگا۔

نیز شے انسان کمال کا شائبہ العین اس لئے پیش کرتا ہے۔ کہ انسان سب سے ترقی کر سکے۔ اور اس میں نیایش عروج حاصل کرے۔ اسلام اس سلسلہ میں نیز شے خیال کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا عقیدہ ہے۔ کہ اس دنیا میں روح کا ارتقاء شروع دنیا میں بھی جاری رہتا ہے۔ اسلام نے جن بہشت کو پیش کیا ہے۔ وہ یورپ کے مطابق شہوانی لذات کی جگہ نہیں ہے۔ جو پہلی گارہی کی زندگی کے سلسلہ میں ایک ایسا مقام ہے۔ جس میں روح کی ترقی کیلئے جدید اور ناممکن القیاس امکانات پیش جہان روح اور فنی حدود و قیود سے آزاد ہو کر پوری پرواز کر سکیں۔ اسلام کی نظر میں ہر روحانی تعلیم کے لامتناہی سلسلے میں محض ایک قدم ہے۔ جو دنیوی واقعات و عوارض کے کوثر بننا ہے۔ یہی اسلامی دنیا کا خیال ہے۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ ظاہر ہے جبرسن فلاسف سب سے پہلے اس کے دماغ میں آئے۔ گوئے کا تہیہ ہی خیال ہے۔ تک تمام دنیوی چیزوں کی چیز ۱۰۰ میں کرتا رہا۔ اور پھر نرسے کے وقت اس نے فرض ہے۔ کہ آئندہ زندگی میں مجھے کام کرنے کیلئے جدید اور زیادہ وسیع میدان ہے۔ داخلی ارتقاء کے نہیں مدارج۔ اسلام داخلی ارتقاء کے تین مدارج مقرر کرتا۔ چھٹا درجہ درجہ ۱۰ اخلاقی زندگی کا درجہ ۲۰ کمال کا درجہ یعنی روحانی تکمیل کی طرح انسان کے جسمانی پہلو پر ملامت نہیں کرتا۔ اسلام نیز شے کی طرح دماغ۔ اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ اور اس فلسفی کی طرح اسلام جسم کی تربیت اور اس پر قابو حاصل پر زور دیتا ہے۔ لیکن اسلام کی یہ تعلیم بھی نہیں ہے۔ کہ اسے ہر چیز پر قابو کر لیا جا





ایک مدت دراز سے جس چیز کو "مشرقی عقل" کہتے ہیں اس کا راز اسی اصول میں منہسر ہے۔  
 کے دونوں پہلوں کو رواداری کے ساتھ جانچنا اور درمیان صحیح راستہ معلوم کرنا اسی کا نام  
 جو اہل مشرق کا حصہ ہے۔ فرقہ دار جذبات سے علیحدہ ہو کر معاملات کا اندازہ لگانا اور پھر اسی  
 پر مثال رہنا مشرقی عقلا کا خاصہ ہے۔ جب ہم اہل مغرب بھی اس بات کو حاصل کر لیتے  
 اس کا کلی قلعہ اس احساس "ایک مسلم کی زندگی کا ایسا تجربہ ہے جس سے وہ اچھی طرح واقف ہو  
 دو منفرد اوشیاؤں میں صحیح درمیانی راستہ معلوم کرنے سے یورپین فلسفہ نا آشنا نہیں ہو سکتا ہے۔  
 مشرقی فلسفی ارسطاطالیس کے اپنے علم الانطلاق کو اسی اصول پر قائم کیا ہے۔ لیکن یورپ کے مذاہب  
 کبھی عقل نہیں تھا بالفاظ دیگر یورپین زندگی میں سے عجمیت کا درجہ کبھی حاصل نہیں ہوا۔

اسلام کی عظیم الشان رواداری اسلام ہر نقطہ نظر کو نہایت رواداری کی نظر سے دیکھتا  
 اور یہ امید رکھتا ہے کہ اس سے "صحیح درمیانی راستہ" اور بھی واضح ہو جائیگا۔ یہ اس قدر اعلیٰ  
 کا رنامہ ہے۔ کہ دوسرے مذاہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ اصول اس نظریہ سے عیاں ہوا  
 کہ ہر قوم و ہر ملک کو اللہ نے بنی عطا کئے ایک مسلمان کے نزدیک تمام اقوام کے بنی آدمی کی عید  
 خدا کے مہربان ہیں اور مساوی رتبہ رکھتے ہیں۔ ان انبیاء کی تعلیم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
 کر کے سب کا محور بنایا کو پیش کر دیا ہے۔ انہوں نے اس تعلیم میں ترمیم کی اسے اعلیٰ کیا۔ اور حق  
 قطعی منور نہیں کیا۔ اس طرح اسلام نے مدھی کرہ میں وہ چیز حاصل کر لی ہے۔ جو بعض فلسفہ  
 کے لئے عینہ لائیکل تھی۔ مثلاً اہل اصول یعنی اتحاد و مخالفت اس طرح پورا ہوا گیا۔ اس  
 اسلام اس تاریخی تربیت و ترکیب کی بہترین اور اعلیٰ ترین مثال پیش کرتا ہے۔ جو پچھلے کے  
 فلسفہ نے پیش کی تھی

امن و امان اور اسلام چونکہ کائنات کی تعلیم و ورشتہ دہ ہے جو موجودہ فلسفیانہ تخیل کے  
 میں دوڑاتا ہوا ہے۔ لہذا یہ امر باعث تعجب نہیں ہے۔ کہ اس قسم کا خیال جو ہمیں مندرجہ بالا تصور  
 ظاہر کیا۔ کہ ٹکس برگ کے معر فلسفی کے دماغ میں بھی آیا۔ چھوٹے اور تبدیل ہوئے اور اسے دماغ  
 کی عمر جتنی بڑھتی گئی۔ اسی قدر وہ اپنی اخلاقی اصول و مطالبات میں زیادہ مضبوط اور سخت ہوتا  
 گویا صابو لیا تھا۔ لیکن پھر بھی نہایت مشکل اور خطرناک سیاسی حالات میں آگے بڑھ کر مدھی پھر  
 تھا۔ کہ سلطنت کا بہترین اور سب سے زیادہ منصفانہ طریقہ وہ ہے۔ جس کی بنیاد جمہوریت پر قائم ہو۔  
 کار سب کا فلسفہ



اور جو بھی آپ نے چند سال کے بعد نبوت و رسالت کا اعلان کیا تو وہ بے چون و چرا ان پہلا اور آپ کی سچائی کا اعتراف کیا جب وہ انتقال کر گئیں اور کچھ عرصہ کے بعد آپ نے دوسری شادی کی تو اس نے آپ سے عرض کی ”آپ پہلی بیوی کا بہت محبت سے ذکر فرمایا کرتے ہیں اس جیسی اچھی اور خوبصورت نہیں ہوں“ تو آپ نے فرمایا ”میں اس کی مانند نہیں ہوں کہ اس سے اس طرح سچائی کا اعتراف و اعلان کیا جب تمام دنیا مجھے جھٹلا رہی تھی۔“

(حضرت خدیجہ الکبریٰ ام المنین آپ کی حمایت و امداد کرتی تھیں۔ اس وقت جبکہ کوئی شخصہ دو گار و معاون نہ تھا۔

ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک اس سال کی عمر کو پہنچ گئے ان کے ساتھ وفا و محبت کے باعث بیس سال تک دوسری شادی نہیں کی اور اس کے بعد انہیں کئی عورتوں کو اپنے حرم (نکاح) میں داخل کیا لیکن کیا انصاف یہ نہیں چاہتا کہ ہم بے اختیار تسلیم کر لیں کہ جس شخص نے بیس برس تک ہر معنوں میں پورے ضبط و تقویٰ سے کام لیا اور اس عمر تک تعفف کو قائم رکھا ضروری ہے۔ کہ اس کے متعدد عورتوں سے شادی کرنے کی وہ دھج ہو جی جنہیں دشمنوں نے اپنے دل سے پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اوہم نہیں بتائیں کہ آپ کے زواج کا سبب انتہار احسان و کرم ہے۔ اور اس لئے ہے کہ اپنی محبت اور تعلق سے اپنے ان معاونین کی امداد ہو اور ان کی دلجوئی ہو جنہوں نے بعض آپ پر ایمان لانے کے مصائب و تکالیف کے پر اڈ برداشت کئے۔

### ہجرت حبشہ

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اتباع و انصار اور مسلمانوں کو محض اس لئے ہزنگ و مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا کہ وہ اپنی رسالت پر ایمان لائے تھے یہاں تک کہ دشمنوں نے ان کو عذاب دیا کہ ان پر کھانا پینا بند کر دیا۔ اور روئے زمین کی آسائشوں سے محروم کر دیا کہ ہو کر حبشہ بھاگ جانا پڑا۔ اور اپنی تمام جائیدادوں اور مال و املاک کو چھوڑ دینا پڑا۔ اسلئے حضرت ان خواہش کو کیا ان کو بے خانہ غانی سے بچایا۔ اور وہ آپ کے خاندان میں شامل ہو گئیں۔ اور انہیں کرتے تو وہ بھوکوں مرجاتیں۔

اور یہ الزام کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مد نظر کو فی نور اغراض اور شہوانیہ ارا

نے اپنا شباب جو ہر اردو اور خوش تمنا کا زمانہ ہوتا ہے۔ اور ایام فتوت عفاف طلبانہ کی و تقویٰ زجر شہوت اور پاکدامنی کے ساتھ بسر کی۔

### قصہ حضرت زینبؓ

نے والوں نے حضرت زینبؓ سے آپ کی شادی پر ہی ناک بھون پروا کی ہے۔ جن کو بچے آزاد م اور تنہی نے طلاق دیدی تھی۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ جاہلیت میں عربوں کا یہ قاعدہ س بات کو ناپسند کرتے تھے۔ کہ کوئی شخص اپنے بے پاک کی مطلقہ عورت سے شادی رچیدہ اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کی بیوی سے شادی کرنے کو برا نہیں جانتے تھے۔ نظم گو بیش نظر کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چاہا کہ اس احقانہ رسم کو دور کر دیں نے اعلان کر دیا کہ بے پاک حقیقی بیٹا نہیں ہے۔ اس لئے اس کی مطلقہ عورت سے شادی کوئی ہرج نہیں ہے۔ وہ نہ حرام ہے نہ ممنوع اور اس ارشاد کو درست ثابت کرے کیلئے حضرت زید علیہ وسلم پر دبی نازل ہوئی۔ لیکن آپ کے دشمنوں نے اس وحی کی یہ تاویل کی کہ یہ اسے نکاح کرنے کی سفارش کے لئے۔ اور اس گناہ کو جائز کرنے کے واسطے ہے۔ جو آپ لکھا تھا ان خود باللہ! لیکن میرا دل کہتا ہے۔ کہ اگر لوگ حسن نیت اور دیانتداری کی پاسداری۔ اور کرم و نسلح کو ملحوظ رکھتے ہوئے غور کریں گے تو ان پر ثابت ہو جائیگا کہ ان کے خیالات علماءوں میں بدکاری نادر الوجود ہے۔ جو تم بہت کم شادی کے قابل خواتین کو شادی کے اری کی زندگی بسر کرنے دیکھو گے۔ زنا کی سزا اسلام میں یہ ہے کہ مرد و عورت کو زنا کے نے پبر لوگوں کے سامنے سو کوڑے مارے جائیں

(نشرۃ الانہرا)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مقدس تاریخ کا انتخاب

(رقمزدہ مولوی محمد حیات صاحب منشی فاضل) بیڈ ماہسترل کولہ جالی

بال میں اس انتخاب کو جد اول کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے کہ جن عظیم القوت و تاریخ مقدس کی بڑی کتبوں کی تدوین کا موقع میسر نہ آتا ہو اور واقعات کو لکنا ضرور سمجھا جائے۔

نام سنہ	تاریخ ماہ روز	سن حسب عالم الفیل و اسلام	واقعات و حالات	کیفیت سنہ
سنہ الفیل ۶۰۰	وقت صحابہ روز و شب ۱۰ ربیع الاول	۶۰۰	آپ نافع بن عیسیٰ مکہ معظمہ کو والدہ شرفاً و تعظیماً بن حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب نے جنی ہاشم میں پیدا ہوئے۔ اور اپنے چال چہان آرے سے عظمت کدہ عالم کو منور فرمایا۔ آپ کو تولد پر جن فوق الفطرۃ امور کا ظہور ہوا۔ ان میں سے یہ بھی ہیں۔ (۱) آپ کے پیدا ہونے کی برکت سے قریش کی مشر اور تنگی، آسودگی اور خوشحالی سے بدل گئی اس لئے اس سال کا نام عام الفتح سے مشہور ہوا۔ (۲) آپ کی والدہ ماجدہ کو کسالت اور ثقلات کی بجائے رجوایام حمل میں لازم ہیں انارنگی اور فرحت حاصل تھی۔ (۳) آپ کی والدہ کو ولادت پر سعادت سے قبل نبی آخر الزماں ہونے کی بشارتیں ملیں (۴) آپ کے تولد ہونے پر آپ کی والدہ ماجدہ کو سامی حجابات آٹھ گئے۔ اور انہوں نے نبی آپ کو گھونٹے شام کے محل کیمہ لہو (۵) جس فہر آپ پیدا ہوئے۔ نو تہیروں کے شاہی محل سے چوڑا کنگرے کر رہے۔ اٹلکدہ فارس جو ہزار سال سے ردش تھا۔ آپ کی ولادت پر فوراً بجھ گیا۔ (۶) چشمہ سادہ جو پرتش کیا جانا تھا۔ ناپید و خشک ہو گیا۔ (۷) آپ کے پیدا ہونے پر ایک ابر کا ٹکڑا ظاہر ہوا۔ جو حضور کو اٹھا کر لے گیا۔ اور پھر آپ کو مشرق سے مغرب پھرا کر واپس لایا۔	
سنہ عام الفیل ۶۰۰	۱۰ ربیع الاول	۶۰۰	آپ کی والدہ ماجدہ (حضرت آمنہ خاتون) مقام البوار بروستان میں فوت ہو گئیں اور آپ کی کفالت آپ کے دادا عبدالمطلب	

سنہ	تاریخ ماہ روز	موجودہ عالمی صلوٰۃ والسلام	واقعات و حالات	کیفیت دوسرے مشورہ
۱۹۷۷	۲۲	۸ برس	<p>کے سپرد ہوئی۔</p> <p>(۱) بنی سعد کے قبیلہ سے دانی علیہ نے آپ کو گود لیا۔ آپ وہاں پانچ برس رہے۔ اور پہلی بار شوق صدر ہوئے۔</p> <p>(۲) آپ کے دادا رحلت فرما ہوئے اور زبیر سایہ ابی طالب اپنے چچا کے آگئے۔</p>	
۱۹۷۷	۲۲	۱۰ سال	<p>(۳) دوسری بار دین برس کی عمر میں آپ شوق صدر واقعہ پیش آیا۔</p> <p>آپ اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ ملک شام کو لئے وہاں موضع بصری تھے یہ عیسوی کے متوجہ عالم نے آپ کو توبہ و انجیل کی مقدس علامات سے پہچانا۔ اور آپ کے نبی آخر الزماں ہونے کی بشارت دی۔</p>	
۱۹۷۷	۲۵	۱۵ برس	<p>(۴) آپ بی بی خدیجہ کبریٰ کے ساتھ تجارت میں شریک ہوتے اور ان کے غلام میسرہ کے ساتھ تجارت کیلئے ملک شام گئے۔ گرجا کے دستوراً راہب نے آپ کو پہچانا۔ (میسرہ بیان کرتے ہیں کہ گرمی کی حالت میں بادل آپ پر سایہ کرتا تھا)۔</p> <p>(۵) بی بی خدیجہ جن کی عمر اس وقت جاہلین برس کی تھی آپ سے طالب مساخت ہوئی۔ آپ کے چچا ابوطالب نے خطبہ کج پڑھا۔ اور حضرت امیر حمزہ بھی موجود تھے۔ حق ہنرمندم شرعی سونا مقرر ہوا۔</p>	
۱۹۷۷	۲۵	۲۵ برس	<p>(۶) قریش نے جب خاتمہ کعبہ کی عمارت سیلاب کے باعث سرمت کی اور حجر اسود کے رکھے جانے پر تیار نہ ہوئے تو آپ کی نابتی بالاتفاق منظور کر لی گئی۔ آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ قوم قریش کے زیرگوں نے مجھ کو کھانا دیا اور آپ نے کھانا کھا لیا۔</p>	

<p>۱۔ پھر امر و نہی کی جگہ پر رکھ دیا۔          ۲۔ انھوں نے آپ کی کشتی کو غرق نہ کرنے کے لئے اپنے          گمراہی سے تھکے کہ آپ کو آمین کا لقب دے دیا گیا تھا۔          ۳۔ حالات حضرت علیؑ کی قاطبہ ہمارے رضی اللہ عنہ</p>			
<p>۴۔ اللہ عزوجل کی قادی میں آپ حسب قبول اللہ تعالیٰ کے          مطلق عبادت میں مشغول تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام          آپ پر نازل ہو کر موت کی غاصت فخرہ          سے سرفراز و ممتاز ہوئے۔          ۵۔ اسرار ملکوتی صمد جبریل علیہ السلام پر نازل ہوئے          ۶۔ سورۃ اقرار کی آیتیں اور ابراہیم علیہ السلام کی تخلیق          نازل ہوئی۔          ۷۔ موصوفی تعلیم دی گئی          ۸۔ خود رکعت نماز پڑھنے کا حکم ہوا          ۹۔ بدرتین نوافل تواریک کی آیت کے عالم تجربہ آپ کے          بی بی اختر الزمان صوفی کی تشاہد دی جبریل علیہ السلام          مدینہ کی تصدیق کی۔          ۱۰۔ اسب سے پہلے حضرت علیؑ کی کشتی میں          رضی اللہ عنہ و عورتوں سے حضرت علیؑ کی کشتی میں          دلو جو الزول میں کشتی علیؑ کی کشتی میں دوات ایمان          سے مشرف ہوئے۔          ۱۱۔ ان ایام میں مومنین کو نمائش کے حق میں سخت          اذیتیں اٹھانی پڑیں۔          ۱۲۔ میں جان بھی ہوئے۔          ۱۳۔ مسلمان میں پہلی قسم</p>	<p>۱۔ روز و رات          ۲۔ رمضان          ۳۔ یا علیؑ          ۴۔ بروایت          ۵۔ امداد برد          ۶۔ ماہ رجب</p>		

۱۱			<p>(۹) نماز اور احکام حنیفہ کے خاتمہ کے بعد آئے تھے۔</p> <p>(۱۰) تین برس کے بعد سورہ مائیدہ کا نزول ہوا۔ اور</p> <p>پہلے درپے قرآن شریف کا نزول ہوتا رہا۔</p>
۱۲	۱۱ سال	ربیع الثانی	<p>(۱۱) اسلام میں پہلی ہجرت حبشہ عمل میں آئی۔ اس میں امیر</p> <p>اور مہم عورتیں تھیں معہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و ان</p> <p>کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہ کے۔ نجاشی شاہ</p> <p>حبشہ نے مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا یہ ہجرت</p> <p>چھ ماہ تک رہی پھر مسلمان واپس آئے جیب سورہ النجم</p> <p>کا واقعہ پیش آیا۔</p>
۱۳	۱۲ سال	ربیع الثانی	<p>(۱۲) حضرت امیر حمزہؓ دولت ایمان سے مشرف ہوئے</p> <p>اور ان سے تین دن کے بعد حضرت عمرؓ خطاب رضی اللہ عنہ</p> <p>نے اسلامی جماعت کا چالیسواں عدد پورا کیا۔</p> <p>باقی آئندہ</p>

## شہداء اس خواجگانِ پشتِ علیہم الرضوان

نام حضرات	تاریخ	سن ہجری	مدفن پاک
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱	۲۴	مدینہ طیبہ
شیخ شہاب الدین	۶۳۳	۹۲	بغداد شریف
حضرت خواجہ حسن بکری رضی اللہ عنہ	۱۱۱	۹۰	بصرہ
حضرت خواجہ محمد بن علی رضی اللہ عنہ	۶۰۰	۶۰۰	بغداد شریف



نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ	سید بھری	سین	مدفن یا مکان
۵	حضرت خواجہ فرید الدین الغوث گنج شکر	۵ ذی قعدہ	۶۷۰	۹۵	پاک پٹن شریف نزد دروازہ درجہ
۶	حضرت سید الشہدار امام حسین صاحب	۱۰ محرم	۶۰	۶۵	کربلا محلہ جینہ
۷	حضرت خواجہ مشاد علو دینوی رضی اللہ عنہ	۴ محرم	۲۹۸	۰	مرقد معالی آبکی معلوم نہیں
۸	حضرت امام زین العابدین صاحب رضی اللہ عنہ	۱۰ محرم	۹۴	۶۶	مدینہ منورہ عابدیہ
۱	حضرت خواجہ سلیمان قوسی	۱۰ محرم	۱۰۷۶	۸۴	قوسہ شریف قصبہ سلیمان
۲	حضرت خواجہ محمد شرف شیخ ساجد	۱۰ محرم	۷۰۰		پیران پٹن
۳	میرزا زادہ نجم الدین صاحب سیالوی	۱۰ محرم			سارن پٹن
۴	حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالوی	۱۰ محرم			سیال پٹن
۵	میرزا محمد صاحب راکون کدوئی خلیفہ حضرت صاحب سیالوی	۱۰ محرم			کدوئی خلیفہ حضرت صاحب سیالوی
۶	حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالوی	۱۰ محرم			سیال پٹن
۷	حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالوی	۱۰ محرم			سیال پٹن

۴۰ حضرت	شیخ	سید محمد بن سید عمر	دفن پاک
حضرت سید محمد بن سید عمر	۱۸۶	۴۲	میدان متوره گفت مراد سید علی
حضرت خواجه محمد بن سید علی	۱۸۶		۱۸۶ جنت الشکس که سطر سید قطاب
حضرت امام حسن بن علی	۲۶۰	۲۹	۲۶۰ سرزمین سواد امام مقبول
حضرت امام حسین بن علی	۴۲۲	۵۲	۴۲۲ دہلی شریف قطب الدین مقبول قطب الاقطاب
حضرت امام علی بن ابی طالب	۵۰	۵۰-۸۵	۵۰ مدینہ طیبہ جنت البقیہ محب
حضرت امام محمد بن علی	۱۱۲۲	۸۸	۱۱۲۲ دہلی قریب مسجد جامع شیخ اکبر
حضرت امام جعفر بن محمد	۱۳۳۰		محمد بن علی شلیج جھنگ
حضرت امام حسن بن علی	۱۰۲۰	۸۵	۸۵ احمد آباد گجرات شیخ الاسلام
حضرت امام حسین بن علی	۱۳۳۲	۲۱	۱۳۳۲ بھیرہ ضلع شاہ پور غازی پور علی شریف بزرگ معشوق
حضرت امام علی بن علی	۳۲۹		۳۲۹ عسک شام قطب الواعظ
حضرت امام محمد بن علی	۵۶۲	۹۱	۵۶۲ بغداد شریف قطب ربانی
حضرت امام جعفر بن محمد	۴۲۵	۵۷	۴۲۵ غناش پور دہلی حضرت خلیفہ

۲	حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمہ	بیچ الاخرہ	۵۹۴	۶۴	چشت شریف
۱	حضرت خواجہ شمس الدین سراج الدین	جمادی الاولیٰ ۲۱	۷۴۲		تلمذہ بن بک صا
۲	حضرت خواجہ سلطان رام بن ابن ادہم بن فہمی اللہ عنہ	جمادی الاولیٰ ۲۶	۲۸۱		مقبورہ لوط علیہ السلام
۳	حضرت امام تقی علیہ السلام رحمہ	۳۱	۲۵۲	۴۱	سامرہ نواحی بغداد
۴	حضرت خواجہ عبداللہ بخش صاحب توسوی رضی اللہ عنہ	جمادی الاولیٰ ۲۹			توسہ شریف
۵	حضرت ابی محمد بن احمد شیبانی	جمادی الاولیٰ ۲۹	۴۱۱	۷۰	چشت شریف
۶	حضرت خواجہ ابی احمد خراسانی رضی اللہ عنہ	۱	۳۵۵	۹۵	چشت شریف
۷	تتار صاحب حضرت صدر علی شاہ صاحب جلالیہ خلیفہ حضرت شمس الغار فزین	۶	۱۳۳۴	۹۵	جلال پور شریف
۸	مولوی معین الدین بک مولوی خلیفہ حضرت صاحب سیالوی	۱۰		۴۳	بقام مولوی تحصیل بک
۹	حضرت ابابکر صدیقی رحمہ	۲۲	۲۸		دینہ ستورہ درود عتقہ کائنات از احمد علی مرحدی
۱۰	حضرت شیخ عبدالجلیل علیہ الرحمۃ صاحب سیالوی رضی اللہ عنہ	۲۵	۱۲۹۲		سیال شریف
۱۱	حضرت خواجہ محمد فخر الدین صاحب الدینی رضی اللہ عنہ	جمادی الاولیٰ ۲۶	۱۹۹	۷۳	دہلی شریف
۱۲	حضرت مولانا مولوی غلام محمد صاحب بکوی نقشبندی مجددی	جمادی الثانی ۱۲	۱۳۱۷	۴۳	لاہور میان صا
۱۳	حضرت خواجہ مودودی چشتی	۱- رجب	۵۲۷	۱۲۰	چشت قلان
۱۴	مولوی محمد نصیر الدین صاحب چاچہروی خلیفہ حضرت صاحب سیالوی رحمہ	۱۰- رجب	۱۳۳۴		چاچہروی ضلع شامپور

حضرت محمد الدین صاحب سیرالوی رضوی اللہ عنہ	۱۳۲۴	۷۴	سالی ۱۳۲۴ حضرت فقیر اعظمین مظہر محال حق
حضرت خواجہ معین الدین صاحب سیرالوی رضوی اللہ عنہ	۶۳۲	۹۷ ۱۰۷	اجپیر شریف آفتاب ہند
سیرالوی فاضلین صاحب چاروی بیت حضرت صاحب سیرالوی رضوی	۸ رجب		چاچر ضلع شاہ پور
حضرت خواجہ حاجی شریف سیرالوی رضوی اللہ عنہ	۲ رجب ۶۱۲	۱۲۰	بکھارا محلہ رمدالہاں حاجی شریف ۶۱۲
حضرت امام موسیٰ علیہ السلام	۱۸۶ رجب	۵۸	بغداد شریف سید ولی احمد ۱۸۶
حضرت امام جعفر صادق ع سیرالوی رضوی اللہ عنہ	۱۵ رجب ۱۸۹	۶۹	مدینہ طیبہ حق طلب ۱۸۹
حضرت امام غنیظامی صاحب سیرالوی رضوی علیہ السلام	۱۵ رجب		سیرالوی رضوی اللہ عنہ ضلع شاہ پور
حضرت امام المسلمین کونی رضوی اللہ عنہ	۱۵ رجب ۱۵۰	۷۰	بغداد شریف طالب حق ۱۵۰
حضرت شیخ احمد معروف سیرالوی رضوی اللہ عنہ	۱۲ رجب		
حضرت خواجہ شمس فقیر اعظمین سیرالوی رضوی اللہ عنہ	۱۶ رجب		
حضرت خواجہ ابو الفرج سیرالوی رضوی اللہ عنہ	۱۲ رجب		
حضرت خواجہ سیرالوی رضوی اللہ عنہ سیرالوی رضوی اللہ عنہ	۲۵۰		بغداد شریف قطب الحق ۲۵۰
حضرت خواجہ فقیر الدین صاحب سیرالوی رضوی اللہ عنہ	۱۵ رجب ۷۵۷	۸۳	بغداد شریف بیت الحق ۸۳
حضرت خواجہ معین الدین صاحب سیرالوی رضوی اللہ عنہ	۱۴ رجب ۱۴۰		بغداد شریف قطب الحق ۱۴۰
حضرت خواجہ سیرالوی رضوی اللہ عنہ سیرالوی رضوی اللہ عنہ	۱۴ رجب ۳۰۸	۵۵	بغداد شریف قطب الحق ۳۰۸

۱	حضرت خواجہ ابو محمد شجاع الدین صاحب سیالوئی رحمہ	۱۳۲۲	۵۸	سیال شریف
۱	حضرت خواجہ عثمان ہردوی رضی اللہ عنہ	۶۱۷	۹۱	مکہ معظمہ
۲	حضرت خواجہ ابی اسیرہ بصری رحمہ	۲۸۷	۱۳۰ تا ۱۳۲	بصرہ
۳	حضرت امیر خسرو کاسہ لیس دکنوی	۷۲۵	۷۵	دہلی شریف برہنہ
۴	حضرت خواجہ محمد والد الدین بن شیخ سراج الدین رحمہ	۲۲		بہاول
۵	حضرت خواجہ سعید الدین خدیفہ المرعشی رحمہ	۲۷۵		مرقد معلوم نہیں
۶	حضرت اساذ الملک مولانا مولوی غلام محی الدین صاحب بگوی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۷۳	۶۳	بگہ شریف ضلع جہلم
۷	حضرت مولانا احمد دین صاحب بگوی رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی	۱۲۸۶	۸۲	بھیر ضلع شاہ پور
۱	مولوی محمد امین صاحب چکودہ والہ خلیفہ حضرت صاحب بیالوئی رحمہ	۲۰۲	۸۰	چکودہ ضلع گجرات
۲	حضرت خواجہ نظام الدین ادرنگ آبادی	۱۲۲۲	۸۲	ادرنگ آبادی
۳	حضرت خواجہ سعید محمد گدیو راز رضی اللہ عنہ	۱۲۵	۱۰۵	گلگہ شریف باد
۴	مید اکرام شاہ صاحب خلیفہ حضرت صاحب سیالوئی رحمہ	۲۴		سہو کے
۵	حضرت شیخ ابوال الدین علامہ رضی اللہ عنہ	۷۵۶	۷۵	پرائی دہلی
۶	حضرت خواجہ شمس حسن محمد رضی اللہ عنہ	۶۲۸	۵۹	احمد آباد ضلع شاہ پورہ
۱	حضرت خواجہ نوری صاحب	۱۲۵		تلجہ سو در قریب

۲۲۰	بغداد شریف زادہ صدیق	۲۵	۲۲۰۰	حضرت امام محمد علی علیہ السلام
	نورہ شریف			حضرت خواجہ محمد موسیٰ صاحب
۱۲۲۵	بیمبر ضلع پٹانور	۶۴	۱۲۲۵	مولاوی عبد العزیز صاحب
	نورہ شریف			بگوی خلیفہ حضرت صاحب
	نورہ شریف			سیاہوی
۳۵	مدینہ طیبہ	۸۱		حضرت خواجہ محمد موسیٰ
حبیب احمد	جنت البقیعہ	۸۲	۳۵	صاحب توسی
	شہاد پور احمد آباد			حضرت امیر المؤمنین
	گجرات			عثمان ابن عفان
				رضی اللہ تعالیٰ عنہ
				حضرت خواجہ
				جمال الدین جمن
۳۳۴	صدیق مکمل	۸۸	۳۳۴	حضرت خواجہ شیخ صاحب
				رضی اللہ عنہ

## اطلاع

۱- بیچ الاول کو بمقام بحیرہ ضلع شاہ پور حضرت زبدۃ العارفین شیخ المشائخ مولانا مولوی  
بیاحب بگوی نور الدین مرقدہ کا عرس مبارک ہو گا۔ باران طریقت مطلع رہیں۔ مینجر

## انتذاریہ

لیج کے ملازمین کے تغیر و تبدل کی وجہ سے طباعت و کتابت کا انتظام اب تک خاطر خواہ  
نہیں ہو سکا۔ لہذا ماہ الہدیہ ستمبر کے پرچے اچھی طرح تیار نہیں ہو سکے۔ ناظرین کرم  
ی عجوبہ ریزوں کا خیال کرتے ہوئے معفو و درگزر سے کام لیں۔ ہم پوری پوری  
مشاورت کے ساتھ اس امر پر ہر دفعہ توجہ دینے میں صرف کردہ۔ انشاء اللہ

# سمتی بارعایت اور عمدہ کتب کا ذخیرہ

سمع الابریہ والفجار۔ مؤلف حضرت مولانا مولوی احمد الدین صاحب گانگوی  
 حج ۹۸ صفحہ یہ کتاب مولانا محمود جے باغا علی حضرت سجادہ نشین صاحب الہیال شریف تھو  
 فرما کر مسلمانوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ مولانا کے کتاب میں مسئلہ سہار  
 پر نہایت محققانہ بحث کرتے ہوئے مخالفین کے دلائل کا ایسا دندان شکن جواب  
 دیا ہے۔ کہ آج تک کسی کو تردید کی جرات نہیں ہو سکتی۔ حدیث شریف۔ آثار۔  
 اقوال محدثین و فقہاء۔ غرض اس مسئلہ کے متعلق معلومات کے دریا کو ایک  
 کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ ملک بھر کے چیدہ اخبارات نے اس پر نہایت عمدہ  
 ریویو کئے ہیں۔ خاندان چشتیہ کے ساتھ تعلق رکھنے والوں میں سے ہر شخص  
 کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ معترضین کے قریب سے  
 محفوظ رہیں قیمت ..... ۸

محشرستان خیال۔ مؤلف مولانا غلام دستگیر خاں صاحب بیخود۔ بیخود  
 صاحب کے عمدہ کلام نظم و نشر کا مجموعہ ہے۔ شائقین کلام بیخود کے لئے  
 اس کا مطالعہ ضروری ہے قیمت ..... ۹  
 سلسلہ چشتیہ نظامیہ سلیبانہ شمسیمہ منظوم اردو۔ از مولانا مولوی محمد سعید  
 زین پوری۔ اس سلسلہ پر ناظر خلفاء حضرت سیالوی تاک کے سہار ج ہیں قیمت ۱  
 الہامیہ شمسیمہ۔ سوانح شری حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی قدس سرہ انور قیمت ۲  
 شمسیمہ سیال۔ پختہ مجموعہ حالات۔ کرامات۔ ملفوظات وغیرہ  
 حضرت شمس الدین صاحب سیالوی رضی اللہ عنہ  
 انمولانا غلام دستگیر صاحب بیخود۔ قیمت ..... ۱۰  
 ماہنامہ

بین خبر و سالہ شمس السلام سرگودھا



## اغراض و مقاصد

تبلیغ حق - اور اشاعت اسلام کی خدمت، بجالانا۔ نیز مسلمانوں کو ان کی اندرونی خرابیوں اور خلاف شرع رسومات و بدعات سے متنبہ کرنا۔  
صوفیائے کرام کی نمائندگی کرتے ہوئے اشاعت تصوف کرنا۔ تمام مسلمانوں کو خصوصاً غلامانِ پیرسیال کے درمیان نہ شقہ، اخوت، محبت و تعلق قائم رکھنا۔  
مذہبِ انیسلام کو مدلل جواب دے کر تمام ادیان و مذاہب پر اسلام کو افضل ثابت کرنا۔  
سلف صالحین کے سوانح و حالات قوم کے سامنے پیش کرتے ہوئے انکی تقلید پر آمادہ کرنا۔

مسلمانوں کی معاشرتی، اقتصادی، تعلیمی، تمدنی و دینی حالت کی اصلاح کے لئے مفید مطلب مضامین شائع کرنا  
معاون نگار حضرات کے ایسے مضامین جو رسالہ ہذا کے اغراض و مقاصد کے مطابق ہوں انھیں درج کئے جاتے ہیں۔

## قواعد و ضوابط

- رسالہ کی عام قیمت سالانہ چار روپے ہوگی جو صاحبِ پانچ روپیہ یا اس کے زائد رقم بطور امداد عطا فرمائیں گے۔ وہ معادنِ خاص متصور ہوتے ہیں۔ طلباء مدارس کے لئے رعایتی قیمت سالانہ چار روپے ہے۔
- قیمت ہر جانشین کی اندر بچہ سنی آرڈر آئی چاہیے۔ دی پی میں بٹری پر ہر زائد خرچ ہوئے ہیں بعض حضرات دی پی واپس کر دیتے ہیں۔ اس کے دفتر کو بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔
- اجواب طلب ہوئے ہوئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔ ورنہ دفتر جواب کا دمہ وار ہوگا۔
- نمونہ کا پرچہ مفت نہیں بھیجا جاتا۔ ہر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔
- پرچہ دفتر سے ہر گزیر بی ماہ کی ۵ تاریخ کو روانہ کیا جاتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے نہ ملے تو تاریخ تاب اطلاق دیں ورنہ بعد ازاں دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔
- اپنے کی تبدیلی کے متعلق فوراً اطلاع دینی چاہیے۔ اور خط و کتابت وقت نمبر داری جو چھٹ پر قلم لکھا ہوتا ہے کا حوالہ ضرور رکھنا چاہیے۔